بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یا حبیب اللہ

ماہنامہ

آوازِ اہلِ سنت

گجرات پاکستان

اہلِ علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیرالاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

زیرِ سرپرستی
پیشوائے اہلِ سنت
استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری
دامت برکاتہم العالیہ

نومبر 2004ء

درسِ قرآن
غزوۂ بدر

درسِ حدیث
غزوۂ خیبر

پیر محمد افضل قادری

سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب
سچی حکایات

عید الفطر
کے مسائل و فضائل

دارالافتاء اہلسنت
صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

غیبت
ایک خطرناک عادت!!!
محترمہ صدیقہ کوثر قادری، پرنسپل شریعت کالج طالبات

دانشِ حجاز
نامور سکالر
محمد دین سیالوی کی خوبصورت تحریر

شبِ قدر بڑی عظمت والی رات
علامہ خضر القادری

Mirror of Rules !!!
Allama Muhammad Dilshad Husain Qadri, Leeds UK

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونے والا پہلا سنی میگزین
At www.ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''آوازِ اہلِ سنت'' کی فری تقسیم

مخیرین وعلم دوست حضرات متوجہ ہوں

اندرون وبیرون ملک طلبہ، علماء، قیدیوں، لائبریریوں اور دیگر ضروری مقامات (جہاں دینی لٹریچر کی فری ترسیل ضروری ہے) ''آوازِ اہلِ سنت'' کی فری تقسیم کیلئے زیادہ سے زیادہ مالی معاونت کی ضرورت ہے۔

---------- بینک کا پتہ: ----------

اکاؤنٹ نمبر 2-8090 حبیب بینک سرگودہا روڈ گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انٹرنیٹ **www.ahlesunnat.info**

پر قرآن پاک (عربی/آڈیو)، دنیاءِ اسلام کا صحیح ترین ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' (اردو/انگلش/آڈیو)، احادیث مبارکہ (عربی/اردو)، بہار شریعت اردو (20 حصے)، درس قرآن ودرس حدیث، مختلف موضوعات پر مضامین، پورے پاکستان کی ٹیلی فون ڈائریکٹری، تازہ ترین خبریں، sms اور بہت کچھ۔

نیز اعتقادی، فکری اور فقہی واخلاقی مسائل وشرعی احکام کیلئے ویب پر یادرج ذیل اڈریس پر رابطہ کر سکتے ہیں:

صاحبزادہ پیر محمد عثمان افضل قادری

نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون 402-521401 اور ملاقات کا وقت: 12 بجے تا نماز ظہر

سوال وجواب کیلئے ای میل: info@ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مزار شریف کی تعمیرات

حضرات مشائخ خانقاہ قادریہ عالمیہ کے مزارات کی پرشکوہ عمارات کی تعمیر کا سنگ بنیاد حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری، سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ نے اپنے دست مبارک سے یکم رجب المرجب 1425ھ کو رکھ دیا ہے۔

مزار شریف کے ساتھ شعبہ حفظ وناظرہ کا اہتمام، اور سکالرز وعوام کیلئے علیحدہ علیحدہ لائبریری بھی بنائی جارہی ہے۔

تلامذہ، مریدین، اور عقیدت مند حصہ لے سکتے ہیں!!!

منتظم تعمیرات: خانقاہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد شریف گجرات

اکاؤنٹ: 11444 حبیب بینک سرگودہا روڈ گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آوازِ اہلِ سنت کا خریدار بنیں!

علماء ومشائخ، اور جملہ احباب اہل سنت سے التماس ہے کہ خود بھی اور اپنے زیادہ سے زیادہ احباب کو آوازِ اہل سنت کا خریدار بنائیں۔

''آوازِ اہلِ سنت'' کا چندہ جمع کراتے وقت رسید ضرور حاصل کریں رسالہ کی خریداری یا کسی شکایت یا تجویز کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں:

دفتر آوازِ اہلِ سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان۔ فون: 02-521401 فیکس: 511855

monthly@ahlesunnat.info

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہنامہ

آوازِ اہلسنت

گجرات پاکستان

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی وتحقیقی میگزین

نومبر 2004ء
17 رمضان تا 16 شوال 1425ھ

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

مقام اشاعت: نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

ادارتی بورڈ: سید فضل رضا، صاحبزادہ محمد فاروق علی، محمد جاوید اقبال، کامران محمود، شہزاد احمد، ندیم اقبال، وحید بیگ، قاضی مشتاق، خالد محمود، تعبیر عباس، قیصر شہزاد، احمد کمال، بہشت بیگ، مطلوب عالم

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

معاونین: علامہ ساجد قادری، علامہ راشد قادری، علامہ شہباز چشتی قانونی مشیر: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: بشارت محمود، آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آوازِ اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون: 402-521401-(053) فیکس: 511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترتیب !!!

ٹائٹل	ماہ نومبر 2004ء	1
ان سائڈ ٹائٹل	اشتہارات	2
ادارتی صفحہ	ماہنامہ ''آواز اہل سنت'' گجرات	3
اداریہ:	ادارہ	5
حمد و نعت	محمد اعظم چشتی، حافظ مظہر الدین	7
درس قرآن:	پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری	8
درس حدیث:	استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری	15
دار الافتاء:	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری	19
سچی حکایات	سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر صاحب	23
غیبت	ریحانہ کوثر قادری	26
دانش حجاز	محمد دین سیالوی، برطانیہ	29
شب قدر کی فضیلت	علامہ محمد عنصر القادری	33
عید الفطر کے فضائل و مسائل	استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری	36
Mirror of Rules	Allama Dilshad Husain, U.K	41
خبر نامہ	نیوز ایڈیٹر	42
ان سائڈ بیک	تعارف جامعہ قادریہ عالمیہ	43
بیک سائڈ	اشتہار ''یوم سیدہ آمنہ'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا	44

mahat.com

اداریہ!

24 رمضان المبارک 1425ھ "یوم سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا"

رمضان المبارک 1419ھ میں ظالم نجدیوں نے سعودی عرب میں "ابواء" کے مقام پر ام رسول سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پر نہایت گستاخی کے ساتھ بلڈوزر چلا کر 1400 سال سے محفوظ اس مقدس قبر کو مسمار کردیا۔ جبکہ اس سے قبل اِن لوگوں نے بے شمار تاریخی مساجد، آثارِ نبوی، اور آثارِ صحابہ واہل بیت کو بڑی بے دردی کیساتھ مسمار کردیا۔ مثلاً:

غزوۂ خندق کے مقام پر تاریخی "سبع مساجد (سات مسجدیں)" مسجد فتح، مسجد سلمان فارسی، مسجد عمر فاروق، مسجد ابو بکر، مسجد علی، مسجد فاطمہ، مسجد سعد بن معاذ، میں سے تین مساجد مسجد ابو بکر، مسجد علی، اور مسجد سعد بن معاذ کا نام ونشان مٹا دیا ہے، اور پتہ چلا ہے کہ ایک بڑی مسجد بنا کر باقی ماندہ چار تاریخی مساجد کو بھی مسمار کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

2001ء میں طائف کے مقام پر تاریخی مسجد محمد رسول کو آگ لگادی، جس کے نتیجے میں قرآن مجید، چھت اور الماریاں جل گئیں۔ اسی طرح مسجد حرام سے متصل پہاڑ پر جہاں "شق قمر" کا معجزہ ہوا تھا، اس مقام کو محفوظ رکھنے کیلئے قرونِ اول کے مسلمانوں نے اس جگہ مسجد ہلال تعمیر کی تھی، اس تاریخی مسجد کو شہید کرکے وہاں شاہی محل بنادیا ہے۔ مکہ مکرمہ میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تاریخی مکان کو جس میں 28 برس رسول ﷺ قیام پذیر رہے اور آپ پر 13 برس وحی نازل ہوتی رہی، کو شہید کرکے وہاں وضو گاہیں اور لیٹرینیں بنادی گئی ہیں۔

جنت المعلیٰ، جنت البقیع، مقام غزوہ احد، اور مقام غزوہ بدر میں رسول ﷺ کی ازواج مطہرات، صحابہ کرام، اور اہل بیت عظام کی ہزاروں قبروں کو مسمار کردیا ہے۔ حالانکہ امت مسلمہ نے 1300 سال تک اِن مقدس قبروں کے نشانات کو محفوظ رکھا تھا۔

جنوری 1978ء میں مدینہ منورہ میں والد رسول حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی جگہ کھدائی کرائی گئی، اللہ کی قدرت کہ آپ کا جسم مبارک تر و تازہ اور خوشبودار برآمد ہوا، جسے مسلمانوں نے جنت البقیع میں نہایت ادب کے ساتھ دفن کردیا۔ (دیکھئے روزنامہ نوائے وقت 21 جولائی 1978ء)۔

عرب کے عظیم روحانی پیشوا اور کویت کے سابق وزیر حضرت سید یوسف بن ہاشم رفاعی نے اپنی کتاب "نصیحۃ لاخوان علماء نجد" میں لکھا ہے کہ اب یہ گستاخ نجدی قبر نبوی کو صنم اکبر (سب سے بڑا بت) قرار دے کر قبر رسول کو مسمار کرنے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک !!!

اندریں حالات "عالمی تنظیم اہل سنت" نے 24 رمضان المبارک 1425ھ بمطابق 8 نومبر 2004ء کو دنیا بھر کے

marfat.com

مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ شہر شہر ''یوم سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا'' منائیں۔ سیمنار اور کانفرنسیں منعقد کریں، اور اخباری بیانات جاری کر کے حکومت سعودی عرب سے مطالبہ کریں کہ ام رسول سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک سمیت تمام آثار رسول اور تاریخی مقامات کو بحال کرے اور حرمین شریفین میں فرقہ وارانہ تبلیغ و لٹریچر بند کر کے حرمین شریفین میں معتدل فکر کے علماء کی تعیناتی کرے۔ اس موقع پر عالمی تنظیم اہل سنت نے سعودی حکومت اور دنیائے اسلام کی اہم شخصیات کے نام ایک اہم یادداشت جاری کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

کیا یہ دہشت گردی شیعہ سنی فساد ہے؟

یہ بم دھماکے دیوبندی فرقہ کے لوگ (سپاہ صحابہ) اہل تشیع کی امام بارگاہوں میں کر رہے ہیں، اور اہل تشیع اس کے جواب میں دیوبندی فرقہ کی مساجد میں دھماکے کر رہے ہیں۔ ان دونوں فرقوں کو بیرونی ممالک سے اِن فسادات کیلئے امداد ملتی ہے، اور اِن فسادات میں اسلام دشمن ایجنسیوں کا ہاتھ ہوتا ہے تاکہ اسلام اور دینی حلقے اور مراکز بدنام ہوں۔ اور پھر اس کو بہانہ بنا کر تمام دینی حلقوں پر پابندیاں لگانے کے لئے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ جبکہ حال ہی میں سیالکوٹ اور ملتان کے دھماکوں کے بعد تمام دینی اجتماعات پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

الحمد اللہ پاکستان کے سوادِ اعظم **85%** اہل سنت و جماعت (بریلوی) حلقے پر امن ہیں اور دہشت گردی سے سخت بیزار ہیں، لہذا اہل سنت و جماعت کو حکومت سے درج ذیل مطالبات پر زور انداز میں کرنے چاہئیں:

1۔ اس فساد کو ''سنی شیعہ فساد'' کی بجائے ''شیعہ دیوبندی'' یا ''شیعہ وہابی'' فسادات قرار دیا جائے۔ **2**۔ اس فساد کے انسداد کیلئے صرف دیوبندی اور شیعہ فرقوں کے خلاف کاروائی کی جائے اور پر امن اہل سنت و جماعت (بریلوی) مسلمانوں پر ناجائز پابندیاں نہ لگائی جائیں، بلکہ اہل سنت و جماعت اِن پابندیوں کے خلاف سخت احتجاج کریں اور سختی کے ساتھ انہیں مسترد کر دیں۔ **3**۔ دہشت گرد فرقوں سے تعلق رکھنے والے افسران پر سخت نگاہ رکھی جائے، بلکہ حساس مقامات سے انہیں فوراً ہٹا دیا جائے اور دہشت گرد فرقوں کے مولویوں اور کارکنوں کو حکومتی اداروں میں باعزت مقام دینے کی بجائے قوم و ملت کے اِن دشمنوں کے خلاف سخت ترین قانونی کاروائی کی جائے۔

یاد رہے کہ تبلیغی جماعت کا تعلق بھی دیوبندی فرقہ سے ہے، اور بہت سے دہشت گرد اس تبلیغی جماعت میں روپوش ہیں، اور تبلیغی جماعت کے لوگ اپنے بستروں میں خطرناک اسلحہ اور منشیات پنجاب اور سندھ منتقل کرتے ہیں۔ لہذا انسداد دہشت گردی کیلئے ضروری ہے کہ تبلیغی جماعت پر پابندی لگائی جائے، یا کم از کم مساجد میں داخلے پر پابندی لگائی جائے، اور حکمران تبلیغی جماعت کے اجتماعات میں شامل ہونے سے مکمل احتراز کریں۔ وما علینا الا البلاغ!

عالم ربانی، استاذ الاساتذہ، صدر المدرسین، حضرت مولانا محمد نواز کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال

آپ نے نصف صدی کے قریب درس نظامی کے نصاب میں بے لوث تدریس کے فرائض انجام دیئے اور امت مسلمہ کی علمی و عملی تربیت کیلئے بے شمار ماہر اساتذہ، مفتیان، محدثین، مناظرین، مفسرین، محققین، اور خطباء پیدا کئے۔ آپ کا وصال عالم اسلام کیلئے ایک بہت بڑا علمی نقصان ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نقصانِ عظیم کی تلافی فرمائے، آپ کے درجات مزید بلند فرمائے، اور آپ کے صاحبزادگان و تلامذہ کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو
لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو

انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں
خود نمائی ترا دستور کہ معبود ہے تو

بُعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قُرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو

ہے ورا حد تعین سے تری ذات قدیم
کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو

حُسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے
اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو

میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں
تری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

ایک اعظم ہی نہیں عاشق ناچیز ترا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

...... محمد اعظم چشتی

نعت

دو جہاں فدا ترے نام پر، ہے سکوں فزا ترا نام بھی
تری ذات پر ہو درود بھی تری ذات پر ہو سلام بھی

مجھے اپنی تابشیں کر عطا تو بے میرا ماہ تمام بھی
ہے لٹی لٹی مری صبح بھی، ہے بجھی بجھی مری شام بھی

ہیں وہی فروغ رُخ حرم، ہے انہی کی ضَو عرب و عجم
وہ عرب کے بدر منیر بھی، ہیں عجم کے ماہ تمام بھی

جہاں درد حد سے گزر گیا تری یاد وجہ سکوں ہوئی
یہ کُھلا کہ جانِ عزیز سے ہے قریب تیرا مقام بھی

ترا راز کیا کوئی پاسکے ترا جلوہ کیا نظر آسکے
کہ حریم ناز کی خلوتوں میں ہے تجھ کو اذن خرام بھی

ترا نور صبح ازل کی ضو، ترا نور شام ابد کی لو
ترا نور جلوۂ صبح بھی، ترا نور جلوہ شام بھی

جہاں عشق بھی ہے سجود میں جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں
اُسی بارگاہِ جمال کا میں ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی

...... حافظ مظہر الدین

marfat.com

درسِ قرآن

غزوۂ بدر

پیشوائے اہلِ سنت، پیر محمد افضل قادری

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

"وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ. فَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ."

ترجمہ: "اور بے شک اللہ نے مقام بدر میں تمہاری مدد کی حالانکہ تم بے سروسامان تھے۔ پس اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ۔" حوالہ: 1

شانِ نزول

غزوۂ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔ جس کی وجہ سے مسلمان غمگین تھے۔ اس آیت مبارکہ میں غزوہ بدر کی فتح مبین یاد دلا کر مسلمانوں کی حوصلہ بندی کی گئی ہے۔

تشریح کلمات

"بدر" سے مراد مقام بدر ہے۔ جہاں 17 رمضان المبارک 2ھ بروز جمعۃ المبارک جنگ بدر ہوئی۔ مقام بدر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے پرانے راستے پر تقریباً 80 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس مقام پر ایک کنواں تھا، جس کے مالک کا نام بدر بن عامر تھا۔ جس کی وجہ سے اس کنویں کا اور پھر اس جگہ کا نام بدر مشہور ہوا۔

"اذلۃ" اس کا واحد ذلیل ہے۔ ذلیل کا معنی ہے: کمزور، بے سروسامان، اور حقیر۔

یہاں پہلے دونوں معنی درست اور تیسرا معنی یعنی حقیر درست نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلاموں کو "وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ" کا خطاب دے کر سربلند فرمادیا ہے۔ حوالہ: 2

"تقویٰ" کا شرعی معنی ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مقامات سے پرہیز کرنا۔

"شکر" کا معنی ہے انعام کرنے والے کے انعام کو ماننا اور اس کی عظمت کا اظہار کرنا۔

غزوۂ بدر کے حوالے سے چند اہم نکات

غزوہ بدر کیوں ہوا؟

مؤرخین نے اس جنگ کی متعدد وجوہ بیان کی ہیں۔ راقم الحروف کے نزدیک جنگ بدر کی بڑی وجہ یہ تھی کہ صحابی رسول حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کو جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں طواف کعبہ کے لئے جا رہے تھے، ابو جہل نے کہا کہ اگر تم ابی صفوان (امیہ) کے مہمان

حوالہ: 1 "قرآن مجید": پارہ نمبر 4، سورہ آل عمران، آیت نمبر 123.

حوالہ: 2 "قرآن مجید": پارہ نمبر 4، سورہ آل عمران، آیت نمبر 139.

marfat.com

نہ ہوتے تو تم اپنے گھر صحیح وسالم واپس نہ لوٹتے۔ جس کے جواب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ہمیں کعبہ سے روکو گے تو ہم تمہارا تجارتی راستہ (یعنی شام کا راستہ) روک دیں گے۔ حوالہ:3

قریش نے کبھی کسی کو خانہ کعبہ آنے سے نہیں روکا تھا۔ یہ خانہ کعبہ آنے سے روکنے کا پہلا واقعہ تھا، لہذا! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کفار مکہ کو اس پابندی کے ہٹانے پر مجبور کرنے کے لئے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی دھمکی کے مطابق اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ ان دنوں کفار قریش کا ایک تجارتی قافلہ ابو سفیان کی سربراہی میں شام سے واپس آرہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کی تعداد تین سو سے کچھ زائد تھی، نہایت جلدی میں نہایت کم سامان جنگ کے ساتھ (دو گھوڑے، چھ زرہیں، آٹھ تلواریں اور ستر اونٹ) گھر سے نکلے۔ ادھر مکہ مکرمہ سے کفار قریش کا ایک بہت بڑا لشکر جس کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی، ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہو کر اپنے تجارتی قافلے کو بچانے کے لئے بدر کی طرف روانہ ہوا۔

وادی زفران میں مشاورت ہوئی کہ اب تجارتی قافلے کو روکا جائے، یا کہ کفار مکہ کے مسلح لشکر کا مقابلہ کیا جائے۔ نبی غیب دان صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسلمانوں کو دونوں میں سے ایک پر کامیابی پانے کی خوشخبری سنادی۔ بہت سے مسلمان اپنی بے سروسامانی اور قلت تعداد کی وجہ سے تجارتی قافلے کی طرف جانے کی پرزور تجویز پیش کررہے تھے، جبکہ امام المجاہدین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کفار کے مسلح لشکر کے ساتھ مقابلہ کرکے کفار کو شکست فاش دینا چاہتے تھے۔ حوالہ:4

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے محسوس کرلیا کہ ان کے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تجارتی قافلے کی بجائے مسلح لشکر کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت مقداد اور حضرت سعید بن معاذ رضی اللہ عنہم نے نہایت پرجوش انداز میں قربانیاں پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور! ہم قوم موسیٰ کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں، بلکہ آپ کے چاروں طرف کھڑے ہو کر قتال کریں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ حکم فرمائیں گے تو سمندر میں کود پڑیں گے۔ صحابہ کبار کی طرف سے اس محبت نبوی کے شاندار مظاہرے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا اور آپ نے فتح کی خوش خبری سنائی۔

کمال جذبۂ جہاد

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چند بچوں کو واپس بھیجا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، ان کی بے قراری دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا قلب مبارک نہایت متاثر ہوا، اور آپ نے انہیں جہاد میں شرکت کی اجازت فرمائی۔

حوالہ:3 "صحیح بخاری" کتاب المغازی، باب ذکر النبی ﷺ من یقتل ببدر، حدیث: 3656. (ترقیم العلمیۃ)

حوالہ:4 "قرآن مجید": پارہ نمبر 9، سورہ انفال، آیت نمبر 7.

marfat.com

نبیٔ غیب داں اور ان کی ایک پیش گوئی

شہرِ اسلام سولہ (16) رمضان المبارک کو مقام بدر پہنچا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"فقال رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذا مصرع فلان قال ویضع یدہٗ علی الارض ھٰھنا وھٰھنا فما ماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم"

ترجمہ: "پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ فلاں کافر کے مر کر گرنے کی جگہ ہے۔ آپ زمین پر اس جگہ اور اس جگہ ہاتھ رکھتے۔ حضرت انس کہتے ہیں ان کفار میں سے ایک بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے متجاوز نہیں ہوا۔" حوالہ: 5

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے مروی ہے کہ "دوسرے روز جنگ کے ختم ہونے کے بعد جب ہم نے ان نشانات کو چیک کیا تو ہر کافر مر کر اسی جگہ پڑا ہوا تھا، جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نشانات لگائے تھے۔" حوالہ: 6،7،8

ان صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا کہ "کون کب اور کہاں مرے گا" اس بات کا علم غیب بھی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا گیا ہے اور قرآن مجید میں جہاں ایسے علوم کی اللہ تعالیٰ کے لیے تخصیص کی گئی ہے، اس سے مراد علم ذاتی ہے۔ جو کہ خاصہ ذات باری تعالیٰ ہے، جبکہ انبیاء وملائکہ، اولیاء اور تمام مخلوقات کا علم عطائی ہے۔

سرکارِ مدینہ کی جھونپڑی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک جھونپڑی بنائی گئی۔ یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ننگی تلوار لے کر اس جھونپڑی کے پاس ڈٹے رہے۔ روایت ہے کہ مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: بتاؤ سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے مختلف بہادر صحابہ کرام کے نام بیان کئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ میں سب سے بہادر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے جب کہا گیا کہ کون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جھونپڑی پر پہرہ دے گا اور ابھی سب خاموش تھے کہ انہوں نے کہا: "میں پہرہ دوں گا۔"

دعائے نبوی، مقام ناز اور ایک اور پیش گوئی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں فرماتے رہے۔ اگلے روز یعنی 17 رمضان المبارک کو صحابہ کرام کی کمال صف بندی فرمائی کہ صحابہ کرام قلت تعداد کے باوجود بہت زیادہ نظر آتے تھے۔ اس کے بعد جھونپڑی میں نہایت گریہ وزاری کے ساتھ کھڑے ہو کر یہ دعا فرمارہے ہیں:

"اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ تَھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَةُ مِنْ اَھْلِ اْلاِسْلاَمِ لاَ تُعْبَدْ فِی اْلاَرْضِ."

ترجمہ: "اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا

حوالہ: 5 "صحیح مسلم" کتاب الجہاد والسیر، باب غزوۃ بدر، حدیث نمبر 3330.

حوالہ: 6 "صحیح مسلم" کتاب الجہاد والسیر، باب غزوۃ بدر، حدیث: 3330. (ترقیم الاحادیث ترقیم العلمیة)

حوالہ: 7 "سنن ابی داؤد" کتاب الجہاد، باب فی الاسیر ینال منه ویضرب ویقرر، حدیث نمبر 2306.

حوالہ: 8 "مسند احمد" باقی مسند المکثرین، مسند انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه، حدیث: 12819.

marfat.com

...ے پورا کر! اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے مجھے ...طا فرما! اے اللہ! اگر اہل اسلام کی یہ جماعت ہلاک ...و گئی تو زمین پر تیری عبادت نہیں ہو گی۔'' حوالہ:9

آپ نہایت زاری کے ساتھ ہاتھوں کو پھیلا کر ...ونچی آواز سے دعا کررہے تھے کہ آپ کے کندھوں سے ...چادر مبارک گر گئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ...حاضر ہوئے اور آپ کو پیچھے سے لپٹ گئے اور چادر مبارک ...کندھوں پر ڈال دی اور عرض کرنے لگے:

''یا نبی اللہ! آپ کی اللہ سے یہ دعا کافی ہے۔آپ ...رب آپ سے کیا ہوا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا۔''

اس کے بعد آپ کی زبان مبارک پر یہ کلمات ...جاری ہوئے:

''سَيُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَيُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ.''

ترجمہ:''عنقریب کفار کی فوج کو شکست ہو جائے ...ی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔'' حوالہ:10

...عدل نبوی، برکت جسم نبوی اور آثار نبوی کی برکت کا ثبوت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم چھڑی سے ...مجاہدین کی صفیں درست کررہے تھے کہ آپ کی چھڑی ...حضرت سواد رضی اللہ عنہ کے پیٹ پر لگی جس پر حضرت ...سواد رضی اللہ عنہ نے قصاص کا مطالبہ کیا تو حضور صلی اللہ ...علیہ والہ وسلم نے اپنے پیٹ مبارک سے پیراہن اٹھا کر ...فرمایا:

''میرا شکم قصاص کے لئے حاضر ہے۔''

حضرت سواد رضی اللہ عنہ نے فوراً شکم مبارک کو چوم لیا اور نہایت گرم جوشی کے ساتھ آپ کے ساتھ لپٹ گئے۔بعد میں جب حضرت سواد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا:

''میدان جنگ میں سر ہتھیلی پر رکھ کر کھڑا تھا، تو اس تمنا نے جوش مارا کہ کاش مرتے وقت میرا بدن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جسم مبارک سے چھو جائے۔''

اس پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت سواد رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے برکت فرمائی۔

اس سے ثابت ہوا کہ بدن نبوی کے ساتھ مس کرنے والی شے کو بدن نبوی سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے ان مقامات اور اشیاء کی برکت ثابت ہوتی ہے، جن سے بدن نبوی نے مس فرمایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام اور اہلبیت رسول رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے برتنوں، کپڑوں اور آپ سے منسوب مقامات کا ادب کرتے تھے اور ان سے برکت حاصل کرتے تھے۔ چنانچہ صدیوں تک امت مسلمہ کا یہی معمول وعقیدہ رہا۔ لیکن آج انگریز کے خود کاشتہ ''وہابی مذہب'' میں صحابہ کبار رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین علیہم الرحمہ کے مسلک کو کفروشرک سے تعبیر کیا جاتا ہے اور حرمین شریفین میں آثار نبوی کو بڑی بے دردی اور گستاخی کے ساتھ مٹایا جارہا ہے۔ حال ہی میں طائف کے مقام پر یادگار نبوی ''مسجد النبی'' کو آگ لگادی گئی ہے۔

وفائے عہد کی عدیم المثل مثال

حضرت حذیفہ اور حضرت ابوحسیل رضوان اللہ علیہم کہیں سے آرہے تھے کہ کفار نے انہیں راستے میں

حوالہ9 ''صحیح مسلم'' کتاب الجهاد والسير، باب الامداد بالملائكة في غزوة بدر واباحة الغنائم، حديث: 3309.

حوالہ 10 ''صحیح بخاری'' کتاب المغازی، باب قول الله تعالیٰ اذ تستغيثون الخ، حديث نمبر 3659.

mafat.com

روک لیا اور اس وعدے پر چھوڑا کہ وہ لڑائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ یہ دونوں صحابی میدان میں پہنچے اور صورتحال بیان کر دی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دونوں کو لڑائی کی صفوں سے الگ کر دیا اور فرمایا:

''ہم ہر حال میں عہد کی پابندی کریں گے۔''

جنگ بدر میں افراد کی کمی کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ فیصلہ وفائے عہد کی عدیم المثل مثال ہے۔

معرکہ حق و باطل اور اس کے نتائج

17 رمضان المبارک 2ھ جمعۃ المبارک کو دوپہر کے وقت لڑائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت مہجع رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ ابتداء میں مبارزہ (انفرادی لڑائی) ہوا، پھر اجتماعی جنگ ہوئی۔ شیر خدا حضرت علی المرتضی، سید الشہداء حضرت حمزہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے شجاعت وبہادری کے کمال جوہر دکھائے اور دو، اڑھائی گھنٹے کی مختصر مدت میں کفار کی صفوں کو منتشر کر دیا۔ کفار نے اسلحہ ڈال دیا۔ 70 کافر جن میں 22 سردار تھے، قتل ہوئے، ستر گرفتار ہوئے، باقی سب بھاگ گئے اور مسلمانوں میں سے صرف 14 مسلمان شہید ہوئے۔ جن کے بارے میں

"وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ" بَلْ اَحْيَآءٌ" وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ." حوالہ: 11

نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے غلاموں کو فتح مبین عطا فرمائی۔

صحابہ کرام کی بے مثال غیرت اسلامی

جنگ بدر میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد جراح کو، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبداللہ کو اور اسی طرح بہت سے صحابہ کرام نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو اپنے ہاتھ سے قتل کر کے بے مثال غیرت اسلامی اور محبت نبوی کا عجیب مظاہرہ فرمایا۔

کفار کی لاشوں سے خطاب نبوی اور مسئلہ سماع موتی

جنگ بدر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تین روز میدان بدر میں قیام پذیر رہے اس دوران جب آپ کے حکم سے سرداران قریش کی لاشوں کو ایک گڑھے میں ڈالا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان لاشوں سے مخاطب ہو کر ان سے گفتگو کرنے لگے۔ فرمایا:

''هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا.

ترجمہ: کیا تم نے جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ فرمایا تھا، سچ پالیا ہے؟

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مردہ لوگوں سے مخاطب ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ.

ترجمہ: جو باتیں میں کہہ رہا ہوں تم لوگ ان باتوں کو ان لاشوں سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔'' حوالہ 13،12

اسی مضمون کی روایات دیگر کتب احادیث میں

حوالہ: 11 "قرآن مجید" پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 153۔

حوالہ: 12 "صحیح مسلم" کتاب الجنۃ وصفت نعیمها واهلها، باب عرض مقعد المیت الخ، حدیث نمبر 5120۔

حوالہ: 13 "سنن نسائی" کتاب الجنائز، باب ارواح المؤمنین، حدیث نمبر 3047۔

marfat.com

بھی موجود ہیں جن میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسی قسم کا سوال کرنا اور نبی علیہ السلام کا یہی جواب دینا موجود ہے۔

اس سے سماع موتی (مردوں کے سننے) کا مسئلہ روزروشن کی طرح حل ہوتا ہے۔

وہابیہ کا "اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی" سے استدلال درست نہیں۔ کیونکہ اس آیت اور اس مضمون کی دیگر آیات میں "موتی" سے زندہ کفار مراد ہیں۔ ان کلمات کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

"بے شک یہ مردہ دل کافر آپ کی بات نہیں سنتے۔"

یعنی کان سے تو سنتے ہیں لیکن مانتے نہیں۔ جہاں تک قبر میں مردوں کے سننے کا تعلق ہے، منکر و نکیر کے سوالات اور مردوں کے جوابات اور مردوں پر سلام پیش کرنے کی احادیث اور حدیث بالا سے مردوں کا سننا ثابت ہے۔

سرکار مدینہ کی رحمت اور علم دوستی

قیدیوں کے بارے میں مشاورت ہوئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ان قیدیوں کو قتل کردیا جائے اور ہر مسلمان اپنے قریبی رشتہ داروں کو خود قتل کرے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ تعلیم یافتہ قیدیوں سے دس دس ان پڑھ مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کا معاہدہ کیا جائے اور دیگر قیدیوں سے ایک ہزار سے لے کر چار ہزار درہم تک حسب استطاعت فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے تو نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشورے کے مطابق فیصلہ صادر فرمایا۔

حضرت زبیر کی برچھی اور یادگاروں کی اہمیت

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں سر سے لے کر پاؤں تک مسلح "ابو کرش عبید" نامی ایک کافر، جس نے مسلمانوں کو للکارا تھا، کی آنکھ میں برچھی ماری جس سے وہ مر کر زمین پر گرا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے لاش پر پاؤں رکھ کر بڑے زور سے برچھی نکالی تھی۔ برچھی کا سر مڑ گیا۔ یہ تاریخی برچھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے طلب کرکے اپنے پاس محفوظ رکھ لی اور آپ کے وصال کے بعد خلفاء راشدین اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم کے پاس یکے بعد دیگرے بطور یادگار محفوظ رہی۔

اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ یادگاروں کو محفوظ رکھنا سنت نبوی اور سنت خلفاء راشدین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ نے تیرہ سو سال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے صحابہ واہلبیت رضوان اللہ علیہم کی ایک ایک یادگار کو محفوظ رکھا۔ جنہیں یہود و نصاریٰ کی خوشنودی کی خاطر نجدی بڑی بے دردی کے ساتھ ضائع کررہے ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

غزوۂ بدر کے دنوں بنت رسول وزوجۂ عثمان غنی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شدید علیل تھیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی بیٹی کی دیکھ بھال پر مامور کیا، جس کی وجہ سے آپ غزوۂ بدر میں شامل نہ ہوسکے۔ غزوہ بدر کے بعد جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

marfat.com

کو غازیانِ بدر میں شامل کر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا، لہذا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی بدری صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

عمِ رسول حضرت عباس کا علمِ غیبِ نبوی دیکھ کر مسلمان ہونا

جب مالدار قیدیوں سے فدیہ طلب کیا جارہا تھا تو عمِ رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے محمد! جو سونا میرے پاس تھا، وہ مالِ غنیمت میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اب میرے پاس فدیہ کے لئے کچھ مال نہیں بچا، لہذا میں کہاں سے فدیہ ادا کروں؟ تو نبی غیب دان صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے چچا! جب آپ مکہ مکرمہ سے چلے تھے تو آپ نے میری چچی ام فضل کو جو مال سپرد کیا تھا؟''

اس خبرِ غیب سے متاثر ہو کر حضرت عباس حضرت عقیل اور حضرت نوفل رضوان اللہ علیہم نے اسلام قبول کر لیا۔ حوالہ: 14

اصحابِ بدر کے فضائل

بخاری شریف میں ہے کہ ایک بدری صحابی حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے ایک غلطی ہونے کی بناء پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں درخواست کی کہ مجھے حاطب کو قتل کرنے کی اجازت دی جائے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر پر نظرِ رحمت فرمائی ہے اور فرمایا ہے:

''اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ فَقَدۡ وَجَبَتۡ لَکُمُ الۡجَنَّۃُ''

''اے بدری صحابہ! تم جو چاہو عمل کرو تمہارے لئے جنت واجب ہو چکی ہے۔'' ایک اور روایت میں ہے: ''میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔'' حوالہ: 15

اس فرمانِ نبوی کو سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

ایک اور حدیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام میں بدری صحابہ کی شان ممتاز ہے اور بدری صحابہ غیر بدری صحابہ سے افضل ہیں۔

اصحابِ بدر کی فضیلت میں سے ہے کہ سلف صالحین حضرات اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم کے توسل سے دعائیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو شرفِ اجابت سے نوازتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے جانثار اصحابِ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طفیل مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار فرمائے! اور مسلمانوں کو اسلام کی سربلندی کے لئے مؤمنانہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین!!!

حوالہ: 14 ''مدارج النبوہ'': عبد الحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حوالہ: 15 ''صحیح بخاری'' کتاب المغازی، باب فضل من شھدا بدر، حدیث نمبر 3684. (ترقیم الاحادیث ترقیم العلمیۃ)

marfat.com

درسِ حدیث

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

غزوۂ خیبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَداً رَجُلاً يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ. فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُّعْطَاهَا، فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ؟ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ. قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجْعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ يَارَسُوْلَ اللّٰه اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا. قَالَ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَّاحِداً خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

ترجمہ: ”حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا: کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہر ایک یہ آس لگائے ہوئے تھا کہ جھنڈا اسے دیا جائے گا۔ فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: انہیں آنکھوں کی تکلیف ہے۔ فرمایا: انہیں بلاؤ! چنانچہ آپ کو لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب لگایا تو وہ تندرست ہو گئے، گویا کہ انہیں درد تھا ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دیا، تو حضرت علی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا میں ان سے جنگ کروں، حتیٰ کہ وہ ہماری مثل ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آہستہ چلو یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترو، پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں اللہ تعالیٰ کے وہ حقوق بتاؤ جو ان پر لازم ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے ایک شخص کو ہدایت دے دے، تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

حوالہ: ”صحیح بخاری“ کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، حدیث نمبر 3888. (ترقیم العلمیۃ)

و ”صحیح مسلم“ کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی ابن ابی طالب، حدیث نمبر 4423.

غزوۂ خیبر

خیبر مدینہ منورہ سے آٹھ منزل (320 کلو میٹر) شام کی جانب ہے۔ یہ علاقہ بڑا سرسبز و شاداب ہے، یہاں باغات بکثرت ہیں۔ یہ علاقہ یہود عرب کا سب سے بڑا مرکز تھا، یہاں یہود کے آٹھ محل نما مضبوط قلعے تھے، جن

marfat.com

میں سے بعض کے آثار آج بھی موجود ہیں، ان قلعوں کے نام یہ ہیں:

کتیبہ، ناعم، شق، نطاۃ، صعب، وطیخ، سلالم، قموص۔

خیبر کے یہودیوں کو اپنی طاقت پر بڑا فخر اور گھمنڈ تھا۔ یہی لوگ غزوۂ خندق کے اصل محرک تھے اور اب پھر ایک طاقتور قبیلہ ''بنوغطفان'' کو ساتھ ملا کر مدینہ منورہ پر چڑھائی کی پلاننگ کر رہے تھے۔ چنانچہ امام المجاہدین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہجرت کے ساتویں سال سولہ سو صحابہ کرام کی معیت میں خیبر پہنچے (جن میں دو سو سوار اور بائیس پیدل تھے۔) اور قبیلہ ''بنوغطفان'' اور خیبر کے درمیان اپنے لشکر کا ہیڈ کوارٹر مقرر فرمایا۔ قبیلہ ''بنوغطفان'' کو تو لڑائی کے لیے نکلنے کی جرات نہ ہوئی، لیکن یہودِ خیبر کا بیس روز محاصرہ رہا اور اس دوران سخت جنگیں ہوئیں، جن میں **15** مسلمان شہید ہوئے جبکہ **93** یہودی واصلِ جہنم ہوئے۔ اس جنگ میں یہودیوں کی تعداد بیس ہزار تھی۔

حدیث مذکورہ کے مطابق اس لڑائی کی فتح میں مرکزی کردار شیرِ خدا حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہے۔

شیر شمشیر زن، شاہِ خیبر شکن
پرتوِ دست قدرت پہ لاکھوں سلام

یہودیوں کا سب سے مضبوط ''قموص'' نامی قلعہ جو کہ عرب کے ایک ہزار نوجوانوں کی طاقت کے برابر مانے ہوئے پہلوان ''مرحب'' کی زیر نگرانی تھا اور بڑے بڑے بہادر صحابہ کرام کی کمان میں حملوں اور شدید لڑائیوں کے باوجود فتح نہیں ہو رہا تھا، اس قلعہ کو خیبر شکن حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فتح کیا، جس پر خیبر کی فتح مکمل ہو گئی اور یہود نے ہتھیار ڈال دئے۔

اس جنگ کے عجیب واقعات میں ایک واقعہ یہ ہے: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لڑائی کے دوران حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈھال گر گئی، تو آپ نے قلعہ ''قموص'' کا بھاری دروازہ ایک ہاتھ سے اٹھالیا اور اس سے ڈھال کا کام لیتے رہے۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد میں ہم آٹھ افراد نے اس دروازے کو پلٹنا چاہا، تو ایسانہ کر سکے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چالیس افراد اس دروازہ کو نہ اٹھا سکے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ ستر افراد بڑی مشقت کے ساتھ دروازہ کو اصل جگہ پر واپس لائے۔

حوالہ: مرقاۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، زیر حدیث بالا۔

سفر خیبر کے چند اہم واقعات

☆ اسی سفر کی واپسی میں ''صہباء'' کے مقام پر حضور ﷺ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھ کر سو رہے تھے کہ آپ کے ادب میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر فوت کر دی، تو رسول اللہ ﷺ کی دعاء سے ڈوبا ہوا، سورج واپس پلٹا اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا فرمائی۔

حوالہ: ''مستدرك حاكم'' بسند صحيح.

☆ اس سفر میں واپسی پر وادی ''القریٰ'' کے یہود سے چار روز شدید لڑائیوں کے بعد مسلمانوں کو فتح ہوئی اور یہودِ خیبر کی طرح ان سے صلح ہوئی کہ زمینوں کی آمدن کا نصف مسلمانوں کو دیں گے۔

☆ اس سفر میں واپسی پر ''تیماء'' اور ''فدک'' کے یہودیوں نے لڑائی کے بغیر، بارگاہ نبوی میں قاصد بھیج کر

maarfat.com

بر کی طرز پر صلح کرلی۔

☆ غزوۂ خیبر کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے ...دار پرندوں، تمام درندوں، گدھا، خچر اور متعہ کو حرام ...مایا۔

☆ اس لڑائی میں یہود کے رئیسِ اعظم ''حی بن ...طب'' کی بیٹی ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ...رفتار ہوئیں اور حضور ﷺ نے انہیں آزاد کر کے اپنے ...اح میں لیا۔

☆ اس لڑائی میں ''زینب'' نامی ایک یہودیہ نے ...ور ﷺ کو گوشت میں زہر ملا کر پیش کیا، خدا کے حکم ...، گوشت نے آپ کو بتادیا کہ مجھ میں زہر ہے۔ آپ نے ...ب لقمہ کے بعد ہاتھ کھینچ لیا۔ اس زہر کا اثر آپ کے جسم ...ں موجود رہا اور بالآخر اس زہر کے اثر سے حضور ﷺ کی ...ات ہوئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شہادت ...رتبہ بھی عطا فرمایا۔

حدیث بالا سے ثابت ہونے والے نکات

ہمارے نبی اکرم ﷺ غیب دان ہیں

مسلسل لڑائیوں کے باوجود خیبر فتح نہیں ہو رہا ہے ... کہ نبی غیب دان ﷺ نے رات کے وقت اعلان فرمایا کہ ...ل علم بردار اسے بناؤں گا، جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ خیبر فتح ...مادے گا۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

آپ ﷺ کی سب پیش گوئیاں سچی ثابت ہوئیں

آپ ﷺ کے کمالات اور آپ کی صداقت ...قانیت کی علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ آپ ...نے ہزاروں پیش گوئیاں فرمائیں اور سب کی سب سچی ...بت ہوئیں۔ حدیث بالا بھی اس دعوی کی ایک روشن دلیل ہے۔

حضور ﷺ کا تھوک مبارک بھی مشکل کشاء ہے

وہابیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مشکل کشاء ہے اور اس نے کسی مخلوق کو مشکل کشائی کی صفت عطا نہیں کی۔ وہابیہ کا یہ عقیدہ قرآن و حدیث کا کھلا انکار ہے۔ حدیث بالا سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی شدید دکھتی ہوئی آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا تو اسی وقت مکمل صحت یاب ہو گئے۔ یہ شانِ مشکل کشائی نہیں تو اور کیا ہے؟

دیگر روایات میں ہے کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو آشوب چشم کی تکلیف اتنی شدید تھی کہ سفر میں پیچھے رہ گئے تھے اور جس روز یہ واقعہ درپیش آیا، آپ نے درد کی شدت کی وجہ سے نماز فجر باجماعت ادا نہیں کی، بلکہ اپنے خیمہ میں نماز ادا فرمائی۔ لیکن ہمارے آقا ﷺ کے لعابِ مبارک کی شانِ مشکل کشائی ہے کہ لعاب مبارک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفاء عطا فرمائی اور ایسی شفاء عطا فرمائی کہ تازندگی دوبارہ آپ کو آشوب چشم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ بلکہ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو سردیوں میں گرمیوں والے اور گرمیوں میں سردیوں والے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا اور اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ جب نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر میری آنکھوں میں لعاب لگایا تھا، تو دعاء کی تھی:

اے اللہ! علی سے سردی اور گرمی دور فرمادے!

اس دعاء نبوی کے بعد مجھے سردی لگتی ہے نہ گرمی۔

کانِ ولایت حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ

حدیث مذکورہ میں فرمایا کہ جھنڈا اس شخص کو

marfat.com

دوں گا، جو اللہ تعالیٰ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ یہ دوطرفہ محبت معیارِ ولایت کاملہ ہے۔ بلکہ اکابر اولیاءِ امت کے مشاہدات اور فرمودات کے مطابق مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ معدنِ ولایت ہیں، جب تک آپ کسی ولی پر ولایت کی مہر نہ لگائیں، وہ ولی نہیں بنتا۔

قطب الاولیاء حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے کے دو ہی طریقے ہیں: ایک نبوت ہے اور اس طریقے سے انبیاء کرام اللہ تعالیٰ تک پہنچنے والے ہیں۔ یہ طریقہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ پر ختم ہو گیا۔ دوسرا طریقہ ولایت کا ہے اور اس طریقے سے پہنچنے والے اقطاب، اوتاد، نجباء اور عام اولیاءِ کرام ہیں۔ اور اس طریقِ ولایت کا واسطہ ہمارے آقا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ (ولایتِ عظمیٰ کا) منصب آپ ہی کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ نبی ﷺ کے دونوں قدم مبارک اس مقام میں (یعنی ولایتِ عظمیٰ میں) آپ کے سرِ انور پر ہیں اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما بھی اس مقام میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہیں۔''

شیخ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اور میرا یہ خیال ہے کہ آپ اپنی ولادت سے پہلے بھی اس مرتبہ پر فائز تھے اور جس کو بھی یہ فیض پہنچا، آپ ہی کی وساطت سے پہنچا۔ کیونکہ آپ ہی اس طریقہ کے مبدأ اور منتہیٰ اور اس مقام کے دائرہ کار ہیں۔''

جہاد کا مقصد مال غنیمت یا قتل وغارت نہیں بلکہ اصلاح معاشرہ ہے

حدیثِ مذکورہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ لڑائی سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا اور تمام جنگوں میں نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا یہی طریقہ رہا ہے کہ حتی الامکان لڑائی سے گریز کیا جائے۔ بار بار کفار کو پیش کش کی جاتی تھی۔ مسلمانوں کا مقصد قتل وغارت یا مالِ غنیمت حاصل کرنا نہیں، بلکہ انسانوں کو ہدایت فراہم کر کے انہیں دنیا وآخرت کی رسوائی سے بچانا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ''

ترجمہ: ''اور ان (کفار) سے لڑائی کرو یہاں تک کہ فتنہ وفساد ختم ہو جائے! اور اللہ کا دین غالب آ جائے۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 2، سورہ بقرہ، آیت: 193

کافر کو مسلمان کرنے کی فضیلت

حدیث بالا میں ارشاد فرمایا:

''اے علی! اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک کو ہدایت عطا فرما دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہو گا۔'' ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:

''کائنات میں جن اشیاء پر سورج طلوع ہوتا ہے، تمام اشیاء (کے صدقہ کردینے) کے ثواب سے بھی بہتر ہو گا۔''

سبحان اللہ! کیا شان ہے تبلیغ اسلام کی اور کافروں کو دائرہ اسلام میں لانے کی۔ اور کس قدر خوش نصیب ہیں وہ صحابہ کرام اور اولیاء امت جنہوں نے ہزاروں، لاکھوں کفار کو ظلمتِ کفر سے نکال کر اسلام کی روشنی عطا فرمائی۔

کاش! اس دور کے مسلمان بھی اس عظیم سعادت کے حصول کی طرف توجہ فرمائیں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ !!!

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دار الافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان افضل قادری

صداقت اہل سنت قرآن وحدیث سے!!!

سوال:

کیا حق مذہب ''اہل سنت وجماعت'' ہے؟

گزارش ہے کہ فتویٰ صرف قرآن مجید اور کتب احادیث کی روشنی میں تحریر کریں۔

السائل: چوہدری شیراز، صدر سٹوڈنٹ ونگ مسلم لیگ قائداعظم گجرات

جواب:

''اہل سنت وجماعت'' ہی مذہب حق اور جنتی گروہ ہے۔ تفصیل ملاحظہ کریں:

خالق دو جہاں اپنی لاریب کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں:

''وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا.''

ترجمہ: ''اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کرے راہ حق واضح ہونے کے بعد، اور طریقۂ مؤمنین کے علاوہ کسی اور راستے کی پیروی کرے، تو ہم اسے پھرنے دیں گے جس طرف وہ پھرے۔ اور (آخر کار) اسے جہنم میں ڈال دیں گے، اور نہایت بُرا ہے وہ ٹھکانا۔'' حوالہ: 1

غور کریں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العالمین نے طریقۂ نبوی ﷺ یعنی ''سنت'' اور طریقۂ مؤمنین یعنی ''جماعت'' کی مخالفت کرنے والوں کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ اور طریقۂ نبوی کی موافقت کرکے ''اہل سنت''، اور جماعت مؤمنین جس کی مصداق اول جماعت صحابہ ہے، کے راستے کی پیروی کرکے ''اہل جماعت'' بننے کا تقاضا کیا ہے۔ اور یہ تقاضا کرنا اہل سنت وجماعت کے حق ہونے پر روز روشن کی طرح دلالت کر رہا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ رب العالمین روز قیامت کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

''يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ط فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ، فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ. وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ.''

ترجمہ: ''جس دن سفید روشن ہوں گے کچھ چہرے، اور سیاہ تاریک ہوں گے کچھ چہرے۔ تو جن کے چہرے سیاہ تاریک ہوں گے، (ان سے کہا جائیگا) کیا تم نے اپنے ایمان

حوالہ: 1 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 5، سورہ نساء، آیت نمبر 115۔

لانے کے بعد کفر کیا؟ تو چکھو عذاب، بدلا اپنے کفر کا۔ لیکن وہ لوگ جن کے چہرے سفید روشن ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے۔ اور وہ ہمیشہ اس میں (خوشحال) رہیں گے۔" حوالہ:2

صحابی رسول سیدنا ابو سعید الخدری اور صحابی رسول سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے یہ (درج بالا) آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، پھر فرمایا:

"تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَهْلِ السنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وتَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَهْلِ الْبِدَعِ وَالاَهْوَاءِ."

ترجمہ: "سفید روشن ہوں گے اہل سنت وجماعت کے چہرے، اور سیاہ تاریک ہوں گے بدمذہبوں اور خواہش نفس کے پیروکاروں کے چہرے۔" حوالہ:3

ملاحظہ کیجئے! رسول اللہ ﷺ نے صراحتا "اہل سنت وجماعت" کا نام بیان فرماکے واضح کردیا کہ "اہل سنت وجماعت" ہی "جنتی گروہ" ہے اور قیامت کے دن انہی کے چہرے روشن اور چمکدار ہوں گے۔ جبکہ مخالفین اہل سنت وبدمذاہب کے چہرے سیاہ کالے ہونگے۔

چنانچہ ایک دوسری حدیث مبارک میں ارشاد نبوی ہے:

" تفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقة، كلهم في النار الاملة واحـدة. قالو: من هي يا رسول الله ﷺ؟ قال ما انا عليه و اصحابی."

ترجمہ: "میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، تمام فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک گروہ کے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ نجات پانے والا گروہ کون سا ہو گا؟ ارشاد فرمایا جو میری سنت اور میرے صحابہ کی جماعت کا پیروکار (یعنی اہل سنت وجماعت) ہو گا۔" حوالہ:4

ایک اور روایت میں ہے:

صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسا گروہ ہو گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر رہنمائی فرمادی:

"اَهْلُ السنَّةِ وَالْجَمَاعة."

ترجمہ: "وہ اہل سنت وجماعت ہونگے۔" حوالہ:5

اسی لئے۔۔۔

اس وقت سے لیکر اب تک سچے مسلمانوں، اہل حق اور اہل جنت کیلئے "اہل سنت وجماعت" کا لفظ بولا جاتا ہے۔

تو معلوم ہو گیا کہ

"اہل سنت وجماعت" مسلمانوں میں پیدا ہونے والے گمراہ فرقوں کے مقابلے میں اہل جنت یعنی سچے اور اصلی مسلمانوں کا نام ہے، جو نبی پاک ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے، تاکہ اہل حق فرقہ وارانہ گروہوں سے ممتاز ہو جائیں۔

لباس خضر میں یہاں سینکڑوں راہزن بھی پھرتے ہیں
اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا

حوالہ:2 "قرآن مجید" پارہ نمبر 4، سورہ العمران، آیت نمبر 106-107.

حوالہ:3 "تفسیر در منثور" امام جلال الدین سیوطی، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 63.

حوالہ:4 "جامع ترمذی" کتاب الایمان عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی افتراق هذه الامة، حدیث نمبر 2565، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 93.

حوالہ:5 "احیاء علوم الدین" امام محمد بن محمد غزالی رحمة الله علیہ، جز نمبر 3، صفحہ نمبر 275.

marfat.com

آخری بات:

حدیث پاک کی معتبر ترین کتاب ''صحیح مسلم'' میں ہے:

" لَمْ يَكُوْنُوْا يَسْئَلُوْنَ عَنِ الْاِسْنَادِ. فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوْا سَمُّوْا لَنَا رِجَالُكُمْ فَيُنْظَرَ اِلٰى اَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذَ حَدِيْثُهُمْ، وَيُنْظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْبِدَعِ فَلاَ يُؤْخَذَ حَدِيْثُهُمْ."

''محدثین اسناد کے بارے میں کچھ نہ پوچھا کرتے تھے۔ تو جب بدمذہبوں کا فتنہ اٹھا تو محدثین نے کہا ہمیں اپنے راویوں کے نام بتاؤ تا کہ غور کیا جائے کہ اگر وہ ''سنی'' ہیں تو انکی حدیث قبول کی جائے، اور اگر بدمذہب ہیں تو ان کی حدیث مسترد کی جائے۔'' حوالہ: 6

تو قرآن پاک اور حدیث مبارکہ کے درج بالا دلائل سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ جنتی فرقہ اور مذہب حق ''اہل سنت وجماعت'' ہی ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ!

ٹیلی فون پر نکاح !!!

سوال:

☆ 1۔ کیا ٹیلی فون پر نکاح ہو جاتا ہے؟

☆ 2۔ اگر ٹیلی فون پر نکاح منعقد نہیں ہوتا، تو کیا ایسا کوئی طریقہ شرعی طور پر موجود ہے جس سے مختلف ممالک میں موجود لڑکے اور لڑکی کا نکاح کیا جاسکے؟

السائل: کیپٹن سرور، اسلام آباد

جواب:

☆ 1۔ نکاح کے جائز ہونے کے لئے یہ چیز ضروری ہے کہ فریقین (یعنی لڑکا اور لڑکی دونوں) دو مسلمان گواہوں کے سامنے مجلس نکاح میں ایجاب وقبول کریں۔ (یہ ایجاب وقبول یا تو دونوں بالمشافہ گواہوں کے سامنے کرتے ہیں یا پھر عموماً لڑکا خود، اور لڑکی کا وکیل مجلس نکاح میں دو گواہوں کے سامنے اس لڑکی کی طرف سے ایجاب یا قبول کرتا ہے۔)

لیکن اگر گواہوں کے سامنے ایجاب اور قبول نہ ہو تو پھر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے

''لانکاح الا بشهود''

ترجمہ: ''گواہوں کے بغیر نکاح نہیں'' حوالہ: 7

تو چونکہ ٹیلی فون پر نکاح کی صورت میں لڑکا اور لڑکی مختلف جگہ پر ایجاب وقبول کرتے ہیں اور ان میں سے ایک کا ایجاب یا قبول مجلس نکاح میں موجود دو گواہوں کے سامنے نہیں ہوتا۔ اور وہ دونوں گواہ شرعاً اور قانوناً اس کے ایجاب یا قبول کی گواہی بھی نہیں دے سکتے۔ اس لیے مذکورہ بالا شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے ٹیلفون پر نکاح کرنا جائز نہیں۔ اور اگر خدانخواستہ وہ ایسا کر بھی لیتے ہیں تو بھی وہ دونوں شرعی طور پر ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہی رہیں گے۔ اور نکاح منعقد نہ ہو گا۔

نیز اس صورت میں دھوکہ اور فریب کا بھی احتمال موجود ہے۔

☆ 2. نکاح کی صورت یہ ہے کہ لڑکا یا لڑکی خط یا ٹیلفون کے ذریعے کسی شخص کو نکاح کرنے کے لئے اپنا وکیل بنائے، اور وہ وکیل لڑکی یا لڑکے کی طرف سے ایجاب یا قبول کرے اور یہ ایجاب اور قبول حسب دستور دو گواہوں کے سامنے مجلس نکاح میں ہو تو پھر یہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔

حوالہ: 6 ''صحیح مسلم'' مقدمہ، باب بیان ان الاسناد من الدین الخ، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 11۔

حوالہ: 7 ''نصب الرایہ'' حافظ جمال الدین محمد عبد اللہ ذیلعی، جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 167، طبع ہند۔

marfat.com

چنانچہ ''مبسوط سرخسی''میں ہے:

''اگر غائب کسی حاضر شخص کو وکیل بنادے اور وہ وکیل لڑکی کا نکاح اس غائب شخص سے کردے، تو نکاح صحیح ہے۔ الخ

اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے نجاشی کی طرف خط لکھا اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا اور نجاشی نے نبی ﷺ سے حضرت ام حبیبہ کا نکاح کردیا۔'' حوالہ:8

امت سے ''نفی شرک'' کی حدیث !!!

سوال:

نبی پاک ﷺ کا ارشاد مبارک: ''ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی'' حدیث شریف کی کس کتاب میں ہیں۔ نیز اس کی سند اور ترجمہ بھی تحریر فرمادیجئے!

السائل: محمد رفیع، سنئیر انسٹرکٹر گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، گجرات

جواب:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک حدیث شریف کی کئی کتابوں میں کئی بار محدثین نے ذکر فرمایا ہے۔

میرے علم کے مطابق امام بخاری نے اس حدیث مبارکہ کو اپنی ''صحیح'' کی کتاب المناقب میں 1 بار، کتاب الجنائز میں 1 بار، کتاب المغازی میں 2 بار، کتاب الرقائق میں 2 بار، امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' کی کتاب الفضائل میں 2 مرتبہ، امام محمد بن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں 4 مرتبہ اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' کی مسند الشامیین میں 3 بار، اور بیہقی کبیر نے اپنی سنن کی کتاب الجنائز میں 1 بار روایت کیا ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

چنانچہ امام بخاری فرماتے ہیں:

''حدثنا عبدالله بن یوسف حدثنا اللیث حدثنی یزید ابن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة ابن عامر ان النبی ﷺ خرج یوما فصلی علی اهل احد صلوته علی المیت ثم انصرف الی منبر فقال انی فرط لکم وانا شهید علیکم وانی والله لانظر الی حوضی الآن وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی والله ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیها۔''

ترجمہ: ''ہمیں عبد اللہ بن یوسف نے بتایا، انہیں لیث نے بتایا، انہیں یزید بن ابی حبیب نے بتایا، وہ ابو الخیر سے روایت کرتے ہیں، وہ عقبہ بن خیر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ایک دن تشریف لے گئے پس آپ نے شہداء احد پر دعا فرمائی جیسے کہ میت کے لئے دعا کی جاتی ہے، پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے پس آپ نے فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اس وقت حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور اللہ کی قسم مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے لیکن مجھے تم پر یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں رغبت اختیار کرجاؤگے۔'' حوالہ:9

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاکرم. وصل الله تعالیٰ علیه وعلیهم وعلینا

حوالہ: 8 ''مبسوط سرخسی'' شمس الائمه علامه محمد بن احمد سرخسی، جلد نمبر 5، صفحه: 31، طبع بیروت۔

حوالہ: 9 ''صحیح بخاری'' کتاب الجنائز، باب الصلوٰة علی الشهید، جلد نمبر 1، صفحه نمبر 179، قدیمی کتب خانه، حدیث نمبر 1258۔ وغیره

maktabah.org

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

یمن کا بادشاہ

''حجۃ اللہ علے العالمین''، ''تاریخ ابن عساکر'' اور یگر کتب میں ہے کہ حضور علیہ ﷺ سے ایک ہزار سال پیشتر من کا بادشاہ ''تبع اوّل حمیری'' تھا، ایک مرتبہ وہ اپنی سلطنت کے دورہ کو نکلا، بارہ ہزار عالم و حکیم اور ایک لاکھ بتیس ہزار وار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار پیادہ اپنے ہمراہ لیے اور اس شان ے نکلا کہ جہاں بھی پہنچتا اس کی شان و شوکت شاہی دیکھ کر مخلوق خدا چاروں طرف سے نظارا کو جمع ہو جاتی تھی، یہ دشاہ جب دورہ کرتا ہوا مکہ معظمہ پہنچا تو اہل مکہ سے کوئی ے دیکھنے نہ آیا، بادشاہ حیران ہوا اور اپنے وزیر اعظم سے س کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس شہر میں ایک گھر ہے جے ''بیت اللہ'' کہتے ہیں، اس کی اور اس کے خادموں کی جو یہاں کے باشندے ہیں، تمام لوگ بے حد تعظیم کرتے ہیں اور جتنا آپ کا لشکر ہے اس سے کہیں زیادہ دور اور نزدیک کے لوگ اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں اور یہاں کے باشندوں کی خدمت کر کے چلے جاتے ہیں، پھر آپ کا لشکر ان کے خیال میں کیوں آئے؟

یہ سن کر بادشاہ کو غصہ آیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں اس گھر کو کھدوا دوں گا، اور یہاں کے باشندوں کو قتل کروا دوں گا، یہ کہنا ہی تھا کہ بادشاہ کے ناک، منہ اور آنکھوں سے خون بہنا شروع ہو گیا، اور ایسا بدبودار مادہ بہنے لگا کہ اس کے پاس بیٹھنے کی بھی کسی کو طاقت نہ رہی، اس مرض کا علاج کیا گیا مگر افاقہ نہ ہوا، شام کے وقت بادشاہ کے ہمراہی علماء میں سے ایک عالم ربانی تشریف لائے اور نبض دیکھ کر فرمایا:

''مرض آسمانی ہے اور علاج زمین کا ہو رہا ہے، اے بادشاہ! آپ نے اگر کوئی بری نیت کی ہے تو فوراً اس سے توبہ کیجئے!''

بادشاہ نے دل ہی دل میں بیت اللہ شریف اور خدام کعبہ کے متعلق اپنے ارادہ سے توبہ کی، توبہ کرتے ہی اس کا وہ خون اور مادہ بہنا بند ہو گیا۔ صحت کی خوشی میں اس نے بیت اللہ شریف کو ریشمیں غلاف چڑھایا اور شہر کے ہر باشندے کو سات سات اشرفی اور سات سات ریشمی جوڑے نذر کئے۔

پھر یہاں سے چل کر جب مدینہ منورہ پہنچا تو ہمراہی علماء نے جو کتب سماویہ کے عالم تھے، وہاں کی مٹی کو سونگھا اور کنکریوں کو دیکھا اور نبی آخر الزماں ﷺ کی ہجرت گاہ کی جو علامتیں انہوں نے پڑھی تھیں، ان کے مطابق اس سرزمین کو پایا تو باہم عہد کر لیا کہ ہم یہاں ہی مر جائیں گے مگر اس سرزمین کو نہ چھوڑیں گے، اگر ہماری قسمت نے یاوری کی تو کبھی نہ کبھی جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائیں گے ہمیں بھی زیارت کا شرف حاصل ہو جائے گا، ورنہ ہماری قبروں پر تو ضرور ہی کبھی نہ کبھی ان کی جوتیوں کی مقدس خاک

marfat.com

اڑ کر پڑ جائے گی جو ہماری نجات کے لئے کافی ہے۔

یہ سن کر بادشاہ نے ان عالموں کے واسطے چار سو مکان بنوائے اور اس بڑے عالمِ ربانی کے مکان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایک دو منزلہ عمدہ مکان تیار کرایا، اور وصیت کردی کہ جب آپ تشریف لائیں تو یہ مکان آپ کی آرام گاہ ہو گی، اور ان چار سو علماء کی کافی مالی امداد بھی کی اور کہا: تم ہمیشہ یہیں رہو۔ اور پھر اس بڑے عالمِ ربانی کو ایک خط لکھ دیا اور کہا:

''میرا یہ خط اس نبی آخر الزماں ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کردینا، اور اگر زندگی بھر تمہیں حضور ﷺ کی زیارت کا موقع نہ ملے تو اپنی اولاد کو وصیّت کردینا کہ نسلاً بعد نسل میرا یہ خط محفوظ رکھیں حتیٰ کہ سرکارِ ابد قرار ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے، یہ کہہ کر بادشاہ وہاں سے چل دیا۔

وہ خط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہزار سال بعد پیش ہوا۔ کیسے ہوا؟ اور خط میں کیا لکھا تھا؟ سُنئے اور عظمت مصطفیٰ ﷺ کا اعتراف فرمائیے! خط کا مضمون یہ تھا:

ترجمہ: ''کمترین مخلوق تبع اول حمیری کی طرف سے شفیع المذنبین سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام، امابعد، اے اللہ کے حبیب! میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور جو کتاب آپ پر نازل ہو گی اس پر بھی ایمان لاتا ہوں اور میں آپ کے دین پر ہوں، پس اگر مجھے آپ کی زیارت کا موقع مل گیا تو بہت اچھا و غنیمت اور اگر میں آپ کی زیارت نہ کر سکا تو میری شفاعت فرمانا اور قیامت کے روز مجھے فراموش نہ کرنا، میں آپ کی پہلی امت میں سے ہوں اور آپ کے ساتھ آپ کی آمد سے پہلے ہی بیعت کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور آپ اس کے سچے رسول ہیں!''

شاہِ یمن کا یہ خط نسلاً بعد نسل ان چار سو علماء کے اندر حرزِ جان کی حیثیت سے محفوظ چلا آیا یہاں تک کہ ایک ہزار سال کا عرصہ گزر گیا، ان علماء کی اولاد اس کثرت سے بڑھی کہ مدینہ کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا، اور یہ خط دست بدست مع وصیت کے اس بڑے عالم ربانی کی اولاد میں سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ نے وہ خط اپنے غلام خاص ابو لیلیٰ کی تحویل میں رکھا، اور جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ پہنچے اور مدینہ منورہ کی الوداعی گھاٹی ''ثنیات'' کی گھاٹیوں سے آپ کی اونٹنی نمودار ہوئی اور مدینہ کے خوش نصیب لوگ محبوب خدا کا استقبال کرنے کو جوق در جوق آرہے تھے اور کوئی اپنے مکانوں کو سجا رہا تھا اور کوئی گلیوں اور سڑکوں کو صاف کر رہا تھا کوئی دعوت کا انتظام کر رہا تھا اور سب یہ اصرار کر رہے تھے کہ حضور ﷺ میرے گھر تشریف فرما ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری اونٹنی کی نکیل چھوڑ دو! جس گھر میں یہ ٹھہرے گی اور بیٹھ جائے گی وہی میری قیام گاہ ہو گی۔''

چنانچہ جو دو منزلہ مکان شاہ یمن نے حضور کی خاطر بنوایا تھا، وہ اس وقت حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی تحویل میں تھا، اسی میں حضور ﷺ کی اونٹنی جا کر ٹھہر گئی۔ لوگوں نے ابو لیلیٰ کو بھیجا کہ جاؤ حضور کو شاہِ یمن تبع کا خط دے آؤ! جب ابو لیلیٰ حاضر ہوئے تو حضور نے اسے دیکھتے ہی فرمایا:

''تو ابو لیلیٰ ہے، یہ سن کر ابو لیلیٰ حیران ہو گئے، حضور نے پھر فرمایا: میں محمد رسول اللہ ہوں، شاہ یمن کا جو میرا خط تمہارے پاس ہے لاؤ! وہ مجھے دو! چنانچہ ابو لیلیٰ

marfat.com

نے وہ خط دیا اور حضور ﷺ نے پڑھ کر فرمایا:

"صالح بھائی تبع کو آفریں وشاباش ہے۔"

سبق:

ہمارے حضور ﷺ کا ہر زمانے میں چرچا رہا، اور خوش قسمت افراد نے ہر دور میں آپ ﷺ سے فیض پایا۔ حضور ﷺ اگلی پچھلی تمام باتیں جانتے ہیں، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی آمد آمد کی خوشی میں مکانات اور بازاروں کو سجانا اور مزین کرنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ پھر آج اگر حضور کی آمد کی خوشی میں بازاروں کو سجایا جائے، گھروں کو مزین کیا جائے، اور جلوس نکالا جائے تو اسے بدعت کہنے والا خود کیوں بدعتی نہ ہو گا۔

مقدس قاتل

مکہ معظمہ میں ایک ولید نامی کافر رہتا تھا، اسکا ایک سونے کا بُت تھا جسے وہ پوجا کرتا تھا، ایک دن اس بت میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ بولنے لگا، اس بت نے کہا:

"لوگو! محمد اللہ کا رسول نہیں ہے، اس کی ہرگز تصدیق نہ کرنا۔" (معاذ اللہ!)

ولید بڑا خوش ہوا اور باہر نکل کر اپنے دوستوں سے کہا: مبارکباد! آج میرا معبود بولا ہے اور صاف صاف اس نے کہا ہے کہ محمد اللہ کا رسول نہیں ہے، یہ سن کر لوگ اس کے گھر آئے تو دیکھا کہ واقعی اس کا بت یہ بات دہرا رہا ہے، وہ لوگ بھی بہت خوش ہوئے اور دوسرے دن ایک عام اعلان کے ذریعے ولید کے گھر میں ایک بہت بڑا اجتماع منعقد کیا، تا کہ اس دن بھی وہ لوگ بت کے منہ سے وہی جملہ سنیں، جب اکٹھ ہو گیا تو ان لوگوں نے حضور ﷺ کو بھی دعوت دی تا کہ حضور ﷺ خود بھی تشریف لا کر بت کے منہ سے وہی باتیں سن جائیں۔ چنانچہ حضور ﷺ بھی تشریف لے آئے، جب حضور ﷺ تشریف لائے تو بت بول اٹھا:

"اے مکہ والو! خوب جان لو محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، ان کا ہر ارشاد سچا ہے، ان کا دین برحق ہے، تم اور تمہارے بت جھوٹے، گمراہ، اور گمراہ کرنے والے ہیں۔ اگر تم اس سچے رسول پر ایمان نہ لاؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے، پس عقلمندی سے کام لو اور اس سچے رسول کی غلامی اختیار کر لو۔"

بت کا یہ وعظ سن کر ولید بڑا گھبرایا اور اپنے معبود کو پکڑ کر زمین پر دے مارا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔

حضور ﷺ فاتحانہ طور پر واپس ہوئے تو راستے میں ایک گھوڑے کا سوار جو سبز پوش تھا حضور ﷺ سے ملا، اس کے ہاتھ میں تلوار تھی جس سے خون بہہ رہا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا: تم کون ہو؟ وہ بولا میں جن ہوں اور آپ کا غلام اور مسلمان ہوں، جبل طور پر رہتا ہوں، میرا نام ابن العمر ہے، میں کچھ دنوں کے لئے باہر گیا ہوا تھا آج گھر واپس آیا تو میرے گھر والے رو رہے تھے، میں نے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ ایک کافر جس کا نام "مسفر" تھا وہ مکہ میں آ کر ولید کے بت میں گھس کر حضور ﷺ کے خلاف بکواس کر گیا ہے اور آج پھر گیا ہے تا کہ پھر بت میں گھس کر آپ کے متعلق بکواس کرے۔ یا رسول اللہ! مجھے سخت غصہ آیا، میں تلوار لے کر اس کے پیچھے دوڑا اور اسے راستے میں ہی قتل کر دیا، اور پھر میں ولید کے بت کے اندر گھس گیا، اور آج جس قدر تقریر کی ہے میں نے ہی کی ہے یا رسول اللہ!

حضور ﷺ نے یہ قصہ سنا تو آپ نے بڑی مسرت کا اظہار کیا اور اس جن کے لئے دعا فرمائی۔

سبق:

ہمارے حضور ﷺ جنوں کے بھی رسول ہیں اور حضور ﷺ کی شان پاک کے خلاف سننے سنانے کیلئے کوئی جلسہ کرنا، یہ ولید جیسے کافر کی سنت ہے۔

marfat.com

غیبت ایک خطرناک عادت!!!

محترمہ ریحانہ کوثر قادری، پرنسپل شریعت کالج طالبات

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

غیبت کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کی غیر موجودگی میں بغیر حق شرعی کے اس کے پوشیدہ عیب کو جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا ناپسند کرتا ہو، اسکی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔ اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔

غیبت کی تعریف زبان رسالت سے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا:

''کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ. یعنی اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

''ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ.''

ترجمہ: ''تیرا اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جو وہ ناپسند کرے۔''

عرض کی گئی: اگر وہ بات اُس میں پائی جاتی ہو تو بھی اسکا ذکر غیبت ہو گا۔ فرمایا: ''اگر وہ بات اس میں پائی جاتی ہے، اور تو اس کا ذکر کرے تو تو نے غیبت کی۔ اور اگر ایسی بات کو ذکر کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔''

حوالہ: ''صحیح مسلم'' کتاب البر والصلة والاداب، باب تحریم الغیبة، حدیث: 4690۔

غیبت کرنا مردار کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

''وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ.''

ترجمہ: ''اور تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، اسکو تو تم برا سمجھتے ہو۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 26، سورہ حجرات، آیت: 12

قرآن حکیم نے لوگوں کو غیبت سے متنفر کرنے کے لئے ایک ایسی تشبیہ دی ہے جس کو سن کر کوئی سلیم الطبع انسان غیبت کی طرف راغب نہیں ہو سکتا۔ فرمایا: کہ کوئی شخص انسانی گوشت کھانا پسند کرے گا اور انسان بھی وہ جو مردہ ہو اور مردہ بھی وہ جو اسکا بھائی ہو؟ اسی چیز کو ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک اور انداز سے بیان فرمایا:

''جب ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ نے اعتراف زنا کیا اور حضور ﷺ نے انھیں رجم کرنے کا حکم دیا تو حضور ﷺ نے سنا کہ دو آدمی آپس میں اس طرح گفتگو کر رہے ہیں: اس شخص کی طرف دیکھو جس کا گناہ اللہ تعالیٰ نے ڈھانپ دیا تھا مگر اس نے خود ظاہر کر دیا پھر اسے اسی طرح سنگسار کیا گیا جس طرح کتے کو کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ

maktabah.org

نے یہ بات سنی اور خاموش رہے، پھر کچھ وقت آپ چلتے رہے یہاں تک کہ ایک مردار گدھے کے پاس سے گزرے تو فرمایا: فلاں فلاں آدمی کہاں ہیں؟ ان دونوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم حاضر ہیں! فرمایا: اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ وہ کہنے لگے: یانبی اللہ! اس مردار کو کون کھاتا ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا:

"فَمَا نلتما مِنْ عِرضِ اَخِیْکُمَا آنفا اَشَدُّ مِنَ الْاَکْلِ مِنْهُ. وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ یَنغَمِسُ فِیْهَا."

ترجمہ: "یعنی تم مردہ گدھا کھانے سے تو نفرت کرتے ہو لیکن اپنے بھائی کی عزت پر جو تم نے حملہ کیا ہے وہ مردار کھانے سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ تو اس وقت جنت کی نہروں میں نہا رہا ہے۔"

حوالہ: "سنن دارقطنی" جلد:3، صفحہ:196، طبع بیروت

معلوم ہوا کہ غیبت بہت ہی برا گناہ ہے اسی لئے اس سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔

غیبت کرنے والے کیلئے ویل ہے:

رب العالمین قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

"وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ."

ترجمہ: "ہلاکت ہے ہر اس شخص کیلئے جو روبرو طعنے دیتا ہے، پیٹھ پیچھے عیب جوئی کرتا ہے۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 30، سورہ ہمزہ، آیت: 1.

ویل کے معنی تباہی و بربادی اور ہلاکت کے ہیں۔ جہنم کی ایک سخت ترین وادی کا نام بھی ویل ہے۔ ہمزہ اور لمزہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: "ہر چغلی کھانے والے، دوستوں میں جدائی اور تفرقہ ڈالنے والے، بے قصور اور بے عیب انسان میں نقص نکالنے والے کو ہمزہ اور لمزہ کہتے ہیں۔"

حوالہ: "تفسیر قرطبی" زیر آیت :1، سورہ ہمزہ، پارہ: 30.

اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ کسی کے منہ پر اس کا عیب بیان کرنا، یا اسکی پیٹھ پیچھے برائی بیان کرنا، کسی کی برائی کی طرف اشارہ کرنا، اور زبان سے برائی بیان کرنا، ان میں سے ہر ایک پارٹ ادا کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے۔

غیبت صراحتاً ہو یا کنایتہً حرام ہے:

کسی کے حسب و نسب، لباس، رہائش، اقوال وافعال، چال ڈھال، گفتگو، غرضیکہ انسان میں ظاہری یا باطنی طور پر عیب نکالنا جس سے انسان کو دکھ پہنچے غیبت کے زمرے میں آتا ہے۔ غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے اسی طرح فعل سے بھی ہوتی ہے۔ صراحت کے ساتھ برائی کی جائے یا تعریض و کنایہ کے ساتھ سب صورتیں حرام ہیں۔ تعریض کی صورت یہ ہے کہ کسی کا ذکر کرتے وقت کہہ دیا جائے کہ الحمدللہ میں ایسی نہیں ہوں جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ ایسی ہے۔ اسی طرح سر، ہونٹوں، آنکھوں، بھوؤں، زبان یا ہاتھ کے اشارے سے بھی غیبت ہو سکتی ہے۔ کسی کی برائی لکھ دینا یہ بھی غیبت میں داخل ہے۔ کسی کی نقل اتارنا بھی غیبت ہے۔ بلکہ زبان سے کہہ دینے سے زیادہ برا ہے۔ کیونکہ نقل کرنے میں پوری تصویر کشی ہو جاتی ہے۔ جس طرح زندہ آدمی کی غیبت ہو سکتی ہے۔ مرے ہوئے مسلمان کو برائی کے ساتھ یاد کرنا بھی غیبت ہے۔ ہمارے معاشرے میں جہاں دوسری برائیاں زور پکڑ رہی ہیں۔ وہاں غیبت کا مہلک مرض بھی ایک وبا کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جس میں پیر و جواں، مرد و زن سب یکساں طور پر مبتلا ہیں۔ خصوصاً عورتوں کی کوئی نشست اس برائی سے کم ہی خالی آپ کو نظر آئے گی۔

غیبت گناہ کبیرہ اور حرام ہے یہ معاشرہ میں نفاق

marfat.com

وشقاق پیدا کرنے والی وہ بدترین خصلت ہے جو بڑے بڑے عزیزوں اور مخلص دوستوں میں جدائی ڈالتی اور انہیں ہمیشہ کیلئے ایک دوسرے سے محروم کر دیتی ہے۔آج ہم جہاں بھی اکٹھے ہوتے ہیں گھر پر ہوں یا کسی خوشی، غمی کی تقریب میں حتیٰ کہ مسجد خانہ خدا میں بھی ہر طرف الگ الگ گروپوں اور ٹولیوں کی صورت میں غیبت کرتے مصروف نظر آتے ہیں۔اس کا انجام عنقریب بہت جلد تباہی و بربادی کی صورت میں سامنے آجائے گا اور ہمیں پچھتانے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔ اُس وقت کوئی آنکھ ہمارے لیے پرنم نہیں ہو گی، کوئی دل ہمارے انجام پر افسردہ نہیں ہو گا، کسی لب سے ہمارے لئے دعائے خیر نہیں نکلے گی اور کوئی ہاتھ ایسا نہ ہو گا جو بارگاہ ایزدی میں ہمارے لیے اُٹھے گا۔ابھی وقت ہے ہمیں سنبھل جانا چاہیے۔

غیبت کی مذمت میں چند احادیث:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کے بندے وہ ہیں کہ ان کے دیکھنے سے خدا یاد آجائے، اور اللہ کے برے بندے وہ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں، دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں اور جو شخص جرم سے بری ہے اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کی نقل کروں، اگرچہ میرے لیے اتنا اتنا ہو (یعنی نقل کرنا دنیا کی کسی چیز کے مقابلہ میں بھی درست نہیں ہو سکتا)۔

ایمان کے تقاضے:

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اے وہ لوگو جو زبان سے تو ایمان لائے ہو لیکن ایمان تمہارے دلوں کے اندر جاگزیں نہیں ہوا ہے۔نہ مسلمانوں کی غیبت کرو! نہ ان کے عیوب کی تلاش میں رہو! کیونکہ جو شخص ان کے عیوب کی تلاش میں رہے گا اللہ عزوجل بھی اس کے عیب کی تلاش کرے گا، اور خدا جس کے عیب کی تلاش کرے گا اس کو رسوا کرے گا، اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔

شب معراج حضور ﷺ کا مشاہدہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین ﷺ فرمایا:

''جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزر ایسی قوم کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے، جن کے ساتھ وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) تھے اور انکی آبروریزی کرتے تھے۔

غیبت نیکیوں کو مٹادیتی ہے:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز انسان کو اس کا کھلا ہوا نامہ اعمال دیا جائے گا، جس میں کوئی نیکی نہیں ہو گی۔وہ کہے گا: میری فلاں فلاں نیکی کہاں گئی جو میں نے کی تھی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیری غیبتوں کی وجہ سے تیری نیکیاں مٹادی گئی ہیں!

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا: ''ایک بندے کو قیامت کے دن نامہ اعمال دیا جائے گا تو وہ اس میں ایسی نیکیاں بھی دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہو نگی۔وہ پوچھے گا: یااللہ! یہ نیکیاں کہاں سے آگئیں؟ ارشاد ہو گا: یہ نیکیاں ان غیبتوں کی وجہ سے ہیں جو لوگ تیری پیٹھ پیچھے کیا کرتے تھے اور تجھے پتہ بھی نہ تھا!''

﴿ باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں ﴾

دانشِ حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی خوبصورت تحریر

نیکی اور بدی آمنے سامنے!

حسن بن صالح کہتے ہیں: ''نیکی بدن میں قوت، دل میں نور اور آنکھوں میں روشنی پیدا کرتی ہے۔ جبکہ برائی بدن میں کمزوری، دل میں تاریکی اور آنکھوں میں اندھاپن لاتی ہے۔ (ارشادالعباد، صفحہ نمبر 76۔)

تبصرہ:

نیکی اور بدی کے اپنے اپنے اثرات ہیں جو بندے کی شخصیت اور زندگی میں ظہور پزیر ہوتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی تصنیف ''من کی دنیا'' سے ایک اقتباس پیشِ خدمت ہے، لکھتے ہیں:

''الہامی صحائف سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ مندرجہ ذیل اشکال میں نمودار ہوتا ہے:

☆مرض ☆غم، بے چینی، حوادث ☆افلاس، ناکامی، ذلت ورسوائی ☆بے رونق، یبوست زدہ اور بگڑا ہوا چہرا ☆نفرت انگیز پرسنلٹی ☆اقرباء اور احباب سے بگاڑ ☆غلط تجاویز اور غلط اقدامات ☆ملائکہ کی امداد سے محرومی ☆اور بالا آخر جہنم۔

جبکہ نیکی مندرجہ ذیل صورتوں میں نمودار ہوتی ہے:

☆اطمینانِ قلب ☆صحت ☆فراخی رزق ☆ہر اقدام میں کامیابی ☆معاشرے میں سچی عزت ☆احباب و اقارب سے پیار ☆عالم بالا سے صحیح تجاویز ☆ملائکہ کی امداد ☆دلکش اور دلنواز شخصیت ☆ہر جائز دعا قبول ☆موت کے بعد انبیاء، اوٗلیاء اور بزرگوں کی رفاقت۔

اب خود فیصلہ کریں! آپ نے کیا لینا اور کدھر جانا ہے؟'' (من کی دنیا، صفحہ نمبر 238، 239۔)

آؤ دانشِ مغرب کی ایک جھلک بھی دیکھ لیں!

Petrarch کا قول ہے:

"Virtue is health, vice is sickness."

ترجمہ: خیر اور نیکی صحت، جبکہ شر اور گناہ بیماری ہے۔

کسی نامعلوم شخص کا قول ہے:

The wages of sin is death.

ترجمہ: گناہ کی اجرت موت ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے شفار کھی تھی، مادر زاد اندھوں، برص کے کوڑھیوں، اور فالج زدہ انسانوں کو چھو کر اچھا کر دیتے تھے۔ آپ کے پاس جب کوئی مریض آتا تو علاج کے بعد نصیحت فرماتے:

Go and sin no more.

ترجمہ: جاؤ اور آئندہ گناہ نہ کرنا (انشاء اللہ بیمار نہیں ہوگے)

John Fountain کہتا ہے:

marfat.com

Happy were men if they but understand, there is no safety but is doing good.

ترجمہ: لوگ کتنے آسودہ ہوتے اگر اتنی سی بات سمجھ لیتے کہ ان کی فلاح نیکی میں ہے۔

دین اور ملک دو جڑواں بھائی ہیں!

دین اور ملک دو جڑواں بھائی ہیں، ہر ایک کا دارومدار دوسرے پر ہے، کیونکہ دین ملک کی بنیاد ہے اور ملک دین کا محافظ ہے، ملک کیلئے بنیاد ضروری ہے اور دین کیلئے محافظ، جس کا محافظ نہ ہو وہ ضائع ہو جاتا ہے اور جس کی بنیاد نہ ہو وہ گر جاتا ہے۔ (ارشاد العباد، صفحہ نمبر 77)

تبصرہ:

ملکوں کی تعمیر سنگ و خشت سے نہیں بلکہ دین و نظریہ کی بنیاد پر ہوتی ہے، مضبوط اور مبنی بر حقیقت نظریات اور عوام کی انکے ساتھ اٹل وابستگی ملک کے استحکام اور ترقی کا باعث بنتے ہیں، نظریات کمزور ہوں یا عوام کی ان کے ساتھ وابستگی کمزور ہو تو ملک و قوم زوال کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ملک پاکستان کے قیام کے وقت ہمارے بزرگوں نے جو خواب دیکھے تھے وہ پورے ہوتے نظر نہیں آرہے، اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم اپنے بنیادی نظریہ (دو قومی نظریہ) سے دور ہو گئے ہیں، تحریکِ پاکستان کے وقت جو نعرے ہماری پہچان تھے انہیں ہم بھول چکے ہیں، ہماری نوجوان نسل دو قومی نظریہ سے بالکل نابلد ہے اور ہمارا قومی ماحول دو قومی نظریہ کی نشوونما کے لئے ناسازگار بنتا جارہا ہے۔

دین و نظریہ ملک کی بنیاد ہے تو ملک ان کا محافظ ہے، سیاسی طاقت کے بغیر دین کی ترویج و اشاعت عملی نفاذ اور تحفظ ناممکن ہے۔ مکہ شریف میں اسلام کی نشر و اشاعت میں سب سے بڑی رکاوٹ قریش مکہ کا سیاسی اثر و رسوخ تھا۔ مدینہ شریف میں مسلمان سیاسی لحاظ سے مضبوط ہو گئے تھے لہذا اسلام کا نور ہر سو پھیلنے لگا۔

دنیا کی مثال

دنیا کی مثال سانپ کی طرح ہے۔ چھونے میں بہت نرم و نازک لگتا ہے، لیکن اس کا زہر قاتل ہوتا ہے۔

تبصرہ:

سانپ کا جسم بہت نرم و نازک، منقش اور خوبصورت ہوتا ہے، اسکے باوجود کوئی اس کو پکڑنے اور اپنے پاس رکھنے کو تیار نہیں ہوتا کیونکہ اس کے اندر زہر بھرا ہوتا ہے۔ یہی مثال دنیا کی ہے کہ بظاہر بہت حسین و جمیل اور پُر فریب لگتی ہے، لیکن حقیقت میں بہت خطرناک دھوکا باز اور بے وفا ہے۔ اسکی ظاہری چمک دمک سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے، بلکہ اس کے انجام اور عواقب پر نظر رکھنی چاہئے۔ یہ ہرجائی محبوب ہے، جتنا جلدی آتی ہے اس سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھ جدا ہو جاتی ہے، کل جس پر مہربان تھی آج اسی کیلئے دشمن جان ہے، اور کل جس کی دشمن تھی آج اسی کی دلہن ہے۔

دنیا گھر منافق دے یا گھر کافر دے سے سونہدی ہو
نقش نگار کرے بہتیرے زن خوباں سبھ موہندی ہو
بجلی وانگوں کرے لشکارے، سر دے اتوں جھوندی ہو
حضرت عیسیٰ دی سلھ وانگوں باہو راہ ویندیاں نوں کوہندی ہو
(حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بیت کے آخر میں دنیا کی رہزنی کے بارے میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے، یعنی یہ دنیا آخرت کے رہرو (مسافروں) کو فریب میں مبتلا کر کے اس طرح ہلاک اور نامراد کرتی ہے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں سونے کی ایک اینٹ کے لیے تین آدمیوں کو

marfat.com

بیان دینا پڑی۔ دنیا کی حقیقت سمجھنے کیلئے دانش مغرب کا
ایک حوالہ بھی پیش ہے:

Sweden Berg کہتا ہے:

Self-love and love of the worl
constitute hell.

ترجمہ: خود پرستی اور دنیا پرستی سے پورا جہنم تیار ہوا ہے۔

دو بہت بڑے نقصان

سب سے بڑے نقصان دو ہیں اور یہی ہر نقصان
کی جڑ ہیں:

☆وقت کا نقصان　☆دل کا نقصان

وقت کا نقصان لمبی امیدیں باندھنے سے، اور دل
کا نقصان دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے سے ہوتا ہے۔

ہمارے مذہب کے اصول تین ہیں

سہل تستری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ہمارے
مذہب (تصوف) کے اصول تین ہیں:

☆اخلاق و افعال میں نبی ﷺ کی پیروی کرنا۔

☆حلال کھانا۔

☆تمام اعمال میں نیت کو خالص رکھنا۔

تبصرہ:

موجودہ دور میں حضرت سہل تستری علیہ الرحمۃ
کی جانشینی کے دعویداروں کے مذہب میں یہ تینوں اصول
خال خال ہی نظر آتے ہیں، سنت نبوی کی پیروی کی بجائے
ہر خانقاہ اور ہر سجادہ نشین (الاماشاء اللہ) کی علیحدہ روایات
ہیں، جن کا فرائض سے بھی زیادہ التزام کیا جاتا ہے۔ ان
روایات کا ماخذ قرآن و سنت کا بجائے بزرگوں کے خواب
اور خوش عقیدہ مریدوں کی سینہ گزٹ کہانیاں ہیں،

مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کے نمائندہ محقق علماء نے جو
عقائد و معمولات قرآن و سنت اور اسلاف کی سیرتوں کی
روشنی میں لکھے ہیں وہ صرف کتابوں کی زینت ہیں، ہمیں
تعویذات اور دیگر دھندوں سے اتنی فرصت ہی نہیں کہ
ان کا مطالعہ کر سکیں۔ ''جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان
اپنی بڑھا گئے'' والی صورت حال درپیش ہے، جو اپنے زمانے
میں علوم و فنون میں سند کا درجہ رکھتے تھے، اور بحر العلوم
والفنون، جامع البواطن والظواہر، مفخر الاماثل والاکابر، اور
دیگر ایسے القاب جن کے سامنے سرنگوں تھے، آج ان کے
جانشینوں کی زندگیاں تعویذ بیچنے، مریدوں کے گھروں
کے طواف کرنے، حکمرانوں کے ایوانوں کے چکر لگانے،
محلات بنانے، اپنی ذات کی آرائش و زیبائش، اور دیگر ایسے
شوق پالنے میں ضائع ہو گئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ ملک و ملت
پر کیا گذر رہی ہے؟ اس سے وہ قطعی لاتعلق ہیں۔ حالانکہ
ان کا فرض بنتا تھا کہ وہ خانقاہوں سے نکل کر ''رسم
شبیری'' ادا کرتے ہوئے باطل پرستوں کو ہر میدان میں
دعوت مبارزت دیتے اور قران و سنت کی روشنی میں بتاتے
کہ بہ حالاتِ موجودہ امت کیلئے راہِ نجات کیا ہے!

بزرگان دین کی کتابیں، سیرتوں کے تذکرے،
ملفوظات، اور خانقاہی نظام کی تاریخ کا موازنہ موجودہ دور
کی بالعموم خانقاہی روایات (چند ایک کو چھوڑ کر) سے کیا
جائے تو بڑی مایوسی ہوتی ہے۔ اس صورت حال میں رزق
حلال اور عمل میں اخلاص والے دیگر دو اصولوں کا التزام
ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو جاتا ہے۔

میں خانقاہی نظام کا مخالف یا منکر نہیں ہوں بلکہ اس
کا شیدائی ہوں، اور میری یہ کوشش جس کا آپ مطالعہ کر
رہے ہیں خانقاہی نظام ہی کی حقیر سی خدمت ہے۔ ہاں
موجودہ دور میں خانقاہی نظام کا جو حلیہ بنا دیا گیا ہے اس کا

maarfat.com

ناقد ہوں اور اصلاح کا آرزو مند۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اگر میری فہم میں کوئی کجی ہے تو خدا مجھے ہدایت عطا فرمائے۔

مخلص کون ہے؟

ایک دانا سے پوچھا گیا کہ مخلص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو بھی اسطرح چھپائے جس طرح اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے۔“

(تنبیہ الغافلین، صفحہ نمبر 29)

تبصرہ:

ہدایت کا راستہ تو یہ ہے کہ نیکی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کی جائے، اظہار اور دکھاوے سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کی جائے۔ اردو کا مشہور محاورہ ہے: ”نیکی کر دریا میں ڈال“ یعنی نیکی کرنے کے بعد اسے بھول جا۔

تعلیمات اسلاف کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ اپنی برائیاں اور دوسروں کی نیکیاں یاد رکھو، جس کا مفہوم مخالف یہ بنتا ہے کہ اپنی نیکیاں اور دوسروں کی برائیاں بھول جاؤ، لیکن موجودہ دور کی نفسیات بالکل اسکے برعکس ہیں، ہم دوسروں کے کپڑے پھاڑتے ہیں لیکن اپنے گریبان میں جھانکنے کی کبھی توفیق نہیں ہوتی، بڑے بڑے گناہ اور ظلم دوسرے لمحے بھول جاتے ہیں لیکن بھولے سے کوئی چھوٹی سی نیکی ”بزعم خویش“ کرلیں تو پوری زندگی اس کا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں، جب تک اس کا اظہار نہ کرلیں اور دو چار محافل میں بیان کرکے داد و تحسین وصول نہ کرلیں وہ ہمارے پیٹ میں کلبلاتی (مروڑ ڈالتی) رہتی ہے، خالی پیٹ ہمارے ہاضمے خراب ہوگئے ہیں، اسکے باوجود ہمارے خلوص میں کوئی فرق نہیں آتا اور ہر چوراہے پر ہمارے مخلص ہونے کے اشتہار نظر آتے ہیں اور یہ اشتہار ملک وملت کے مفاد میں ہم خود لگواتے ہیں۔ یعنی

ع رند کے رند رہے اور ہاتھ سے جنت بھی نہ گئی

آدمی جتنا ہی ریاکار کیوں نہ ہو ڈائریکٹ نیکی
اظہار بہت مشکل ہوتا ہے، بلکہ اس کے لئے پہلے ماحول بنا
پڑتا ہے، یعنی عمارت کے لئے (Base) تعمیر کرنا پڑتی
اور (Base) میں اکثر و بیشتر جھوٹ کا میٹریل استعما
کرنا ہوتا ہے۔ ہمارے اسلاف نیکی و عمل صالح لوگوں
پوشیدہ رکھنے کیلئے جتن کرتے تھے اور ہم اظہار کے بہا
تلاش کرتے اور تراشتے ہیں۔

بعد دوپہر سرِ راہ آپ کی کسی جاننے والے
ملاقات ہوجاتی ہے، آپ اس سے پوچھتے ہیں کہ کہاں
آرہے ہیں؟ اب سیدھا سا جواب تو یہ ہے کہ میں با
سے آرہا ہوں، یا دفتر سے واپس۔ لیکن وہ بہت لمبا چکر کا
گا اور نیکی کے اظہار اور دکھلاوے سے نفسیاتی پرابلم کے
اثر اس کی گفتگو کچھ یوں ہوگی: ”اصل میں صبح سویر
اٹھا تھا اور میری عادت کچھ یوں ہے کہ صبح پہلے غسل
ہوں پھر کمرے میں اگربتی جلا کر نفل پڑھتا ہوں، نوا
کے بعد تلاوت اور اس وقت میں جو مزا آتا ہے آپ کو
بتاؤں؟ پھر اس تلاوت کی تفسیر بھی آپ کو بتائیں
ساتھ اپنی گھروالی کے معمولات اور اوراد و وظائف
تفصیلات بھی، ساتھ دوسروں پر تنقید بھی ہوگی مثلاً
کل لوگ تو صبح کی نماز بھی نہیں پڑھتے، سورج چڑھے ا
ہیں، بس بزرگوں کی دعاؤں اور تربیت کا اثر ہے ورنہ
کیا ہوں؟ کسرِ نفسی کے اس جملے سے بھی لذت خود
کشید کرنا پھر کوئی ہم سے سیکھے۔ آپ یقیناً ان کی گ
سے بدمزہ ہو رہے ہوں گے، لیکن ذرا اپنے گریبان میں
جھانک لیں اگر اس کی جگہ آپ یا میں ہوتے اور وہ ہما
جگہ ہوتا، یعنی وہ سوال کرتا تو ہمارا جواب بھی یہی ہو
اس سے بھی زیادہ ریاکار اور خود نما۔

maarfat.com

شب قدر بڑی عظمت والی رات

محقق اہل سنت علامہ عنصر القادری
ناظم تعلیم وتربیت عالمی تنظیم اہل سنت کے قلم سے

بسم الرحمٰن الرحیم

اس امت ''خیر الامم'' کو اللہ نے بہت سے انعامات سے نوازا۔ بہت سے پاکیزہ دن اور بڑی بابرکت راتیں عطا فرمائیں، کہیں عید الفطر کا دن ہے، کہیں عید الاضحیٰ کا مبارک روز ہے، اور کہیں عید میلاد النبی ﷺ کا مبارک، معطر، اور مظہر دن ہے، اور راتوں میں کہیں میلاد کی شب ہے، کہیں معراج کی شب ہے، اور کہیں برات کی شب ہے، اور کہیں قدر کی شب ہے۔ یہ دن اور یہ راتیں سب اپنے دامن میں رحمتِ الٰہی کا سامان رکھتے ہیں، سب کی قدر و منزلت، عزت و وقار اپنی جگہ مسلّم ہے۔ یوں تو ہر گھڑی اس کی نوازشیں ہوتی رہتی ہیں، اگر اس کی عطائیں نہ ہوں عالم ویران اور برباد ہو جائے، مگر اس کی جو بخششیں ''شب قدر'' کو ہوتی ہیں، اس کا انداز اور کسی رات میں نظر نہیں آتا۔

اس شب میں اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام اتارا، اس کو ہزار مہینے کی راتوں سے افضل و اعلیٰ قرار دیا، غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اس کی رحمتیں گھنگھور گھٹاؤں کی طرح برستی ہیں، قدسی زمین پہ اترتے ہیں، امت محمدیہ ﷺ کے عبادت گذاروں کو سلام کہتے ہیں، ان سے مصافحہ کرتے ہیں، زمین ان کے آنے سے مشرق تا مغرب بھر جاتی ہے، اس رات کو جاگ کر عبادت کرنے والا گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہو کے آرہا ہے۔

شب قدر کا مفہوم:

اللہ فرماتا ہے ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں اتارا۔ **انا انزلنه فی لیلة القدر!** اگرچہ یہاں وضاحت کے ساتھ قرآن مجید کا ذکر نہیں لیکن ''انزلناہ'' کی ضمیر مفعول کا مرجع بالاتفاق قرآن مجید ہے۔

قدر کے کئی معنی ہیں، ایک معنی مرتبے کے ہیں، یعنی اس کو ''شب قدر'' اسلئے کہتے ہیں کہ یہ سال کی باقی راتوں کے مقابلہ میں زیادہ بلند پایہ اور عظیم مرتبہ کی رات ہے۔ یا اسلئے کہ اس رات میں عبادت کی قدر منزلت باقی راتوں کی نسبت ہزار مہینے کی راتوں سے بھی زیادہ ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس رات کو شب قدر کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''قِیلَ سُمِّیَتْ بِذَالِکَ لِاَنَّهُ اَنْزَلَ فِیهَا کِتَابًا ذَا قَدْرٍ عَلٰی رَسُوْلٍ ذِیْ قَدْرٍ لِاُمَّةٍ ذَاتَ قَدْرٍ۔''

ترجمہ: ''یعنی اس رات کو شب قدر اسلئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک بڑی قدر منزلت والی کتاب، بڑی قدر و منزلت والے نبی ﷺ پر، بڑی قدر و منزلت والی امت کیلئے نازل فرمائی۔''

marfat.com

''قدر'' کے ایک معنیٰ تنگی کے بھی ہیں، چونکہ فرشتے اس رات اتنی کثرت سے زمین پر اترتے ہیں یہاں تک کہ زمین تنگ پڑ جاتی ہے۔

''قدر'' کا لفظ ''قضاو قدر'' کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے، چونکہ فرشتوں کو اس رات تقدیر کا قلمدان سونپ دیا جاتا ہے اسلئے اس رات کو شب قدر کہتے ہیں۔

اسباب نزول:

اس کے شان پر نزول ہر کلام کرتے ہوئے مفسرین کرام نے لکھا:

''نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کی عمروں کو مختصر پایا تو دل میں یہ خیال گذرا کہ وہ مختصر عمر میں اتنی عبادت نہ کرسکیں گے جتنی پہلی امتوں نے اپنی لمبی عمروں میں کی۔

چنانچہ عارف باللہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں:

''فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْر.''

ترجمہ: ''تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو شب قدر عطا فرمائی۔ جو ہزار مہینے کی راتوں سے بہتر ہے۔''

اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گذشتہ امتوں کے حالات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے بیان فرمائے، ان کی عبادتوں کی کثرت، ان کی عمروں کی لمبائی، ان کے مجاہدے، ان کے جہاد، کبھی فرمایا: ایک شخص نے ہزار ماہ تک جہاد کیا۔ اور کبھی فرمایا: بنی اسرائیل کے فلاں شخص نے اسی سال رب کی عبادت کی اور اس میں کوئی گناہ نہ کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دل شوق عبادت میں مچلتے اور عمروں کا احساس ان کے غم کو اور بڑھا دیتا۔

رحمت خداوندی سے بندوں کا یہ غم دیکھا نہ گیا تو فرمایا: ''تمہاری عمر بڑی نہیں تو کیا ہوا، ہم تمہارا اجر بڑھا دیتے ہیں۔''

ہزار ماہ کی لمبی عمر نہ سہی ہم تمہیں ایک رات ایسی عطا فرماتے ہیں جو اس میں جاگ کر عبادت کرے اس کا اجر ہزار مہینے کی راتوں سے بھی زیادہ ہوگا۔ بہت سے مفسرین کرام نے لکھا ہے:

''اَلْعَمَلُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْعَمَلِ فِيْ اَلْفِ شَهْر.''

ترجمہ: ''اس رات میں جو عمل کیا جاتا ہے وہ ایک ہزار ماہ کے عمل سے بہتر ہے۔

اور بعض نے کہا ہے:

''فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ يُقْسَمُ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ الَّذِيْ لَا يُوْجَدُ مِثْلُهٗ فِيْ اَلْفِ شَهْر.''

ترجمہ: "اس رات میں اتنی خیر کثیر تقسیم کی جاتی ہے جتنی ہزار مہینوں میں بھی تقسیم نہیں ہوتی۔

رمضان المبارک اور شب قدر:

یہ رات کس مہینہ کی ہے اس کا فیصلہ خود قرآن نے کر دیا فرمایا: ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا اور "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآن." یعنی قرآن رمضان المبارک کے مہینے میں نازل ہوا۔

پتہ چلا کہ یہ رات رمضان کی ہی کوئی رات ہے، تاریخ کے متعین ہونے میں اگرچہ بہت سا اختلاف پایا جاتا ہے، مگر حدیث صحیح میں ہے:

''تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.''

ترجمہ: ''تلاش کرو شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں۔''

اور بعض میں ہے کہ آخری عشرے کی طاق

راتوں میں تلاش کرو۔ جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔

کیا شب قدر رمضان کی 27ویں شب ہے؟

اکثر علماء کی رائے یہی ہے کہ شب قدر رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے پیارے صحابی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کسی استثنا کے قسم اٹھا کر فرماتے کہ یہ رات ستائیسویں رات ہے۔

عم زاد مصطفیٰ، سلطان المفسرین، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عدد طاق ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وِترٌ یُحِبُّ الْوِتر.

اور طاق اعداد میں سات کا عدد پسندیدہ ہے، اور اس پر استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آسمانوں کی تعداد بھی سات ہے، اور زمینیں بھی سات ہیں، اعضاء سجدہ بھی سات ہیں، ہفتہ کے دن بھی سات ہیں، اور خانہ کعبہ کے طواف کے پھیرے بھی سات ہیں۔ سات کا عدد پسندیدہ ہے تو پھر یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی ستائیسویں رات ہونی چاہیے۔

مفسر قرآن، امام المتکلمین، فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ لیلۃ القدر کے حرف نو ہیں اور یہ لفظ اس سورہ مبارکہ میں تین مرتبہ ذکر کیا گیا ہے، نو کو تین سے ضرب دیں تو ستائیس حاصل ہوتا ہے، پس یہ رات ستائیسویں ہے۔

اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سورہ مبارکہ کے کلمات کی تعداد تیس ہے، اور جس کلمے سے اس رات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یعنی ''ھی'' وہ ستائیسواں کلمہ ہے، اسلئے اس سے بھی استدلال ہو سکتا ہے۔

شب قدر کے اخفاء کی حکمتیں:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے صراحۃً لیلۃ القدر کی تعین نہیں فرمائی۔ مفسرین کا کہنا یہ ہے کہ شب قدر کو اسلئے آشکارا نہیں کیا گیا تا کہ مسلمان اس رات کی تلاش میں زیادہ نہیں تو کم از کم پانچ طاق راتیں تو جاگ کر بسر کریں، اگر اس کو ظاہر کر دیا جاتا تو لوگ اسی ایک رات کی عبادت پر اکتفا کر لیتے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اگر اس کو متعین کر دیا جاتا تو اس مبارک رات کو جاگ کر عبادت کرنے والے تو عظیم اجر کے حق دار ٹھہرتے، مگر وہ لوگ جو اس میں گناہ کر بیٹھتے وہ بھی سنگین سزا میں مبتلا کیے جاتے۔ کیونکہ انہوں نے اس رات کو پہچان کر خدا کی نافرمانی میں ضائع کیا، اسی لئے رحمت کا تقاضا یہی تھا کہ اس کو پردہ اخفاء میں رکھا جائے تا کہ اگر کوئی شخص غفلت اور جہالت کی وجہ سے اس رات میں کوئی گناہ کر بیٹھے، تو تعین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے شب قدر کی عظمت کو پامال کرنے کا گناہ اس کے ذمہ نہ آئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہل سنت کا ترجمان، اہل علم کی جان، ہم سب کا مان

ماہنامہ ''آواز اہلسنت''

جاری کرنے پر ادارہ آواز اہل سنت کو اپنی اور احباب کی طرف سے **خراج تحسین** پیش کرتا ہوں۔

=========== منجانب ===========

قاضی امیر حسین چشتی رہنما عالمی تنظیم اہل سنت،

ناظم اعلیٰ شریعت کالج کھاریاں فون:511382

Harfat.com

عید الفطر کے مسائل و فضائل

تحریر: پیشوائے اہل سنت، پیر محمد افضل قادری

عید الفطر: عید کا لفظ ''عود'' سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے: ''لوٹنا''، عید ہر سال لوٹتی ہے اور اس کے لوٹ کر آنے کی خواہش کی جاتی ہے۔

''فطر'' کا معنیٰ ہے: ''روزہ توڑنا یا ختم کرنا''۔ عید الفطر کے روز روزوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے، اس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو روزہ اور عبادتِ رمضان کا ثواب عطا فرماتے ہیں، لہذا اس دن کو ''عید الفطر'' قرار دیا گیا ہے۔

ہجرت مدینہ سے پہلے یثرب کے لوگ دو عیدیں مناتے تھے، جن میں وہ لہو و لعب میں مشغول ہوتے اور بے راہروی کے مرتکب ہوتے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے زمانہ جاہلیت کی دو غلط رسوم پر مشتمل عیدوں کی جگہ ''عید الفطر'' اور ''عید الاضحیٰ'' منانے اور ان دونوں عیدوں میں شرع کی حدود میں رہ کر خوشی منانے، اچھا لباس پہننے، اور بے راہ روی کی جگہ عبادت، صدقہ اور قربانی کا حکم دیا۔

عید الفطر کی فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے پانچ راتوں 8، 9، 10 ذوالحج کی راتیں، عید الفطر کی رات، اور 15 شعبان کی رات (شب برأت) کو شب بیداری کی اس کیلئے جنت واجب ہو گئی۔''

حوالہ: ''ترغیب مندری'' جلد نمبر 1۔

ایک حدیث میں فرمایا: ''فرشتے عید الفطر کی رات کا نام ''لیلۃ الجائزہ (انعام واکرام کی رات)'' رکھتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب مسلمانوں کی عید یعنی عید الفطر کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! اس مزدور کی کیا جزاء ہے جو اپنا کام مکمل کر دے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اسکی جزاء یہ ہے کہ اس کو پورا اجر و ثواب عطا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے فرشتو! میرے بندوں اور باندیوں نے اپنا فرض ادا کیا پھر وہ (نماز عید کی صورت میں) دعاء کیلئے چلاتے ہوئے نکل آئے ہیں، مجھے میری عزت و جلال، میرے کرم اور میرے بلند مرتبہ کی قسم! میں اِن کی دعاؤں کو ضرور قبول کروں گا۔ پھر فرماتا ہے: بندو! تم گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: پھر وہ بندے (عید کی نماز سے) لوٹتے ہیں حالانکہ اُنکے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں''

نوٹ: دعا کی قبولیت کی تین صورتیں ہیں

1۔ جو مانگا، وہی مل جائے 2۔ اسکی جگہ کچھ اور مل جائے 3۔ روز قیامت ثواب مل جائے۔ لہذا دعاء ضائع نہیں جاتی کم از کم ثواب ضرور ملتا ہے۔

صدقۃ الفطر:

عید الفطر کے روز صبح صادق کے وقت ہر ایسے مسلمان پر جو آزاد ہو، اور ضرورت اصلیہ (یعنی مکان، سواری، بستر، برتن، اور اوزار وغیرہ) کے علاوہ، نصاب (مثلاً ساڑھے 52 تولہ چاندی، یا اس کی قیمت) کا مالک بھی

marfat.com

[و]فطرانہ ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔
لیکن اس کو پیشگی رمضان المبارک میں ادا کرنا [س]نت صحابہ سے ثابت ہے، اس صورت میں رمضان [مبار]ک کی برکت سے ثواب ستر گنہ زائد ملتا ہے۔
فطرانہ کی مقدار 4 سیر اور ساڑھے 6 چھٹانک [کھجور یا جو یا] کشمش یا پھر اس کی قیمت ہے اور یا 2 سیر اور سوا [چھٹا]نک گندم یا اس کی قیمت ہے۔
صاحب نصاب مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ نابالغ [بچوں] کا فطرانہ بھی ادا کریں۔ فطرانہ کا مصرف وہی ہے جو [زکو]ۃ کا ہے۔ اسکا بہترین مصرف دینی مدارس کے طلب[اء] ... [وہ] لوگ ہیں جو عید الفطر کی تیاری مثلاً لباس خوراک [کی ض]رورت رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:
"وَاَغْنُوْهُمْ فِيْ هٰذَا الْيَوْم."
ترجمہ: "اور ان مساکین و غرباء کو اس دن غنی کر دو"
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما [فرماتے] ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر واجب کیا [تاکہ] روزہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک ہو جائے اور [مساک]ین کے لئے کھانے کا بندوبست بھی ہو جائے۔
نمازِ عید الفطر: اس نماز کا وقت سورج کے [ایک] نیزہ کے برابر بلند ہونے سے "ضحوۂ کبریٰ" تک ہے۔ [ضحوۂ] کبریٰ کا صبح صادق سے غروب آفتاب تک کے کل [وقت] کا نصف پورا ہونے پر آغاز ہوتا ہے۔
نماز عید دو رکعتیں واجب ہے، پہلی رکعت میں [ثناء] کے بعد اور دوسری رکعت میں قرآتِ سورت کے بعد [ہاتھ] اٹھا کر تین تین زائد تکبیریں مسنون ہیں۔
عید کے دیگر مسائل: نماز عید الفطر کے بعد [...] سنت ہے۔ نماز عید میں آتے اور جاتے ہوئے آہستہ [آواز م]یں "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔" اور راستہ تبدیل کرنا سنت ہے۔ نماز عید سے پہلے طاق عدد میں کھجور کھانا سنت ہے۔ عید کے روز غسل کرنا، خوشبو استعمال کرنا، اور اچھا لباس پہننا سنت ہے۔ نماز عید کیلئے اذان اور تکبیر سنت نہیں ہے۔ عید الفطر کے روز روزہ رکھنا حرام ہے۔ عید الفطر کے بعد مسلسل یا وقفہ کے ساتھ ماہِ شوال کے 6 روزے رکھنا، پوری زندگی روزے رکھنے کے برابر ہے۔

عید کے روز مروجہ عریانی و فحاشی:

عورتوں کا بے پردہ اور نیم عریاں لباس میں گھر سے باہر نکلنا ہمیشہ ممنوع ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ."
ترجمہ: "اے غیب کی خبر رکھنے والے! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں کو فرما دو کہ وہ اپنی بڑی چادروں کا ایک حصہ اپنے چہرے پر ڈالے رہیں۔"
(سورہ احزاب، آیت: 59)
اور حدیث پاک میں ہے: جو عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو اپنا حسن دکھانے کیلئے سنگار کرے، اسکے چہرے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سیاہ کر دے گا اور اس کی قبر کو جہنم کا گڑھا بنادے گا۔
لیکن عید الفطر جو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور مغفرتوں اور روزہ و عبادتِ رمضان کا انعام خاص حاصل کرنے کا دن ہے، اس روز اللہ تعالیٰ کی شریعت کی کھلی خلاف ورزی کرنا اور کفار کے طریقے کے مطابق بے راہروی اختیار کرنا، گندی فلمیں اور ڈرامے دیکھنا، اور لڑکیوں کا نیم عریاں لباس میں گلی کوچوں میں گھومنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔
مسلمانوں کو چاہیے کہ اس روز اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، صدقہ خیرات کریں، ناراض مسلمانوں میں مصالحت کرانے جیسے اچھے کاموں میں مشغول رہیں۔

marfat.com

صاف کرو 10۔ کھانا خوب چبا کر کھاؤ 11۔ کھانے کے بعد ہاتھ دھوؤ اور کلی کرو 12۔ گلاس اپنے دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے اٹھاؤ 13۔ پینے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھو 14۔ ہمیشہ بیٹھ کر پانی یا جوس پیو 15۔ تین سانسوں میں پانی یا جوس پیو 16۔ کھانے اور پینے کے بعد دعائیہ کلمات پڑھو:

" اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَطعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ المُسلِمِینَ."

ront of you.8.Eat together 9.Clean your late with your fingers 10.Chew every hing well 11.Wash your hands and nse your mouth after the meal 12.Hold our glass or drink can with three ngers of your right hand 13.Read ismillah' before you drink anything 4.Always drink water while sitting own 15.Take your drink in three outhfuls 16.Read these holy words ter drinking and eating anything:

"Alhamdu lillaa hillazi at manaa wa sakaanaa wa ja alanaa me l muslimeen."

جماہی کے آداب

1۔ اگر ممکن ہو تو جماہی کو روکو 2۔ اگر ممکن ہو تو جماہی کے آنے پر منہ بند کرو 3۔ جماہی کے وقت اپنے بائیں ہاتھ کا الٹا حصہ منہ پر رکھو 4۔ دورانِ نماز جماہی آنے پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی منہ پر رکھو 5۔ جماہی آنے پر یہ خیال و تصور کرو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی 6۔ جماہی کو روک کر شیطان کو ہنسنے اور خوش ہونے سے روکو

7۔ جماہی کے بعد یہ مبارک الفاظ پڑھیں:

" لاَحَولَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمُ."

Rule of Yawning

Stop your yawning if possible 2.Close ur mouth if possible 3.Put the back of ur left hand over your mouth

During Salah (prayer) put the palm of ur right hand over your mouth

When you feel like yawning then member that no prophet ever yawned

Don't let the devil feel happy by your wning 7.Read these words:

"Laa haula wa laa quw wata illaa llaa hil aliy-yil azeem."

maktabah.org

halal and you always speak the truth 16. Always do Duaa at sacred places 17.Always mention the Prophets and Saints names as a support to your Duaa's acceptance.

Rules of Sneezing

1.Sneeze quietly 2.Lower your head and cover your mouth with something when sneezing 3.One who sneezes should say "Alhamdu lillaahe rabbil aalameen" and the listener should reply with the words "yarr Hamukuullah" 4.If you sneeze during prayer do not say the above words but carry on with the prayer (salah) 5.After every time a person sneezes these holy words should be said 6. Only one person needs to reply to any one sneezing in a group of people 7.You will get a lot of reward from Allah if you say the holy words and reply with the holy words too.

Rule for Eating and Drinking

1.Wash your hands and rinse your mouth before eating 2.Always eat while sitting down 3.Read 'Bismillah' before starting your meal 4.Eat with your thumb and first two fingers of the right hand 5.Start and finish eating with something salty 6.Only put small morsels in your mouth 7.Eat the food in

زق حلال اور صدق مقال (سچ بولنا) اپناؤ
1۔ ہمیشہ مقدس مقامات پر دعا مانگو 17۔ ہمیشہ
نبیاء، اولیاء کے وسیلے سے دعا مانگو۔

چھینکنے کے آداب

۔ چھینک آہستہ آواز میں کرو 2۔ چھینک آنے کے وقت
جھکائیں اور کسی چیز کے ساتھ منہ چھپائیں 3۔ چھینکنے
شخص "اَلحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العالَمِین" کہے، اور سننے والا "
حمکُمُ اللّٰہ" کہے 4۔ دورانِ نماز چھینکنے پر نماز کے علاوہ
ئی دوسرے مبارک الفاظ نہ پڑھیں 5۔ ہر بار چھینکنے پر
حمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالَمِین" کے الفاظ پڑھیں 6۔ مجلس
چھینک کا کوئی ایک آدمی جواب دیدے تو کافی ہو جاتا
7۔ "اَلحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالَمِیْن" اور "یَرحَمُکُمُ اللّٰہ"
نے پر خداتعالیٰ سے بہت زیادہ اجر ملتا ہے۔

کھانے اور پینے کے آداب

1۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھولو اور کلی کرو
۔ ہمیشہ بیٹھ کر کھاؤ 3۔ کھانے سے پہلے ''بسم
'' پڑھو 4۔ دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے
5۔ نمکین چیز سے شروع اور ختم کرو
۔ چھوٹا لقمہ منہ میں ڈالو 7۔ اپنے سامنے سے کھانا
8۔ اکٹھے کھانا کھاؤ 9۔ برتن انگلیوں سے

marfat.com

ٹخنوں تک رکھیں 8۔ ہمیشہ شرٹ یا قمیض وغیرہ پہلے پہنیں 9۔ لباس پہنتے وقت یہ الفاظ پڑھیں:

"اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی کَسَانِی مَآ اُوَارِیَ بِہٖ عَورَتِی وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی حَیَاتِی."

10۔ اگر ممکن ہو تو نیا لباس جمعہ کے دن پہنیں 11۔ کپڑے اتارتے وقت بائیں طرف سے شروع کریں 12۔ کپڑے اتارنے سے قبل ''بسم اللہ شریف'' پڑھیں۔

دعا کے آداب

1۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد اور دعا مانگو 2۔ دعا سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھو 3۔ عاجزانہ دعا کرو 4۔ ہمیشہ عبادت کے بعد دعا کرو 5۔ مبارک اور مذہبی راتوں اور دنوں میں زیادہ دعا کرو 6۔ ہمیشہ دعا سے قبل اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو 7۔ خوشی کے ملنے پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے دعا کرو 8۔ غمی اور تکلیف ملنے پر صبر کی دعا کرو 9۔ دعا کرنے کی ہمیشہ عادت ڈالو 10۔ دعا کے وقت اپنے ہاتھ خوب اٹھاؤ جبکہ عورتیں اپنے ہاتھوں کو جسم کے قریب رکھیں 11۔ دعا سب کیلئے کرو، نہ کہ صرف اپنے لیے 12۔ دعا میں زندوں اور مردوں کو یاد رکھو 13۔ دعا کرتے وقت قبلہ رخ ہوں 14۔ دعا کی قبولیت کا یقین کرو! ۱۵۔ دعا کی قبولیت کیلئے

...ould not go beyond the ankles ...lways put your shirt on first 9.Say ...se holy words while dressing:

"Alhamdu lillaa hillazi kasaani ... owaaree ya behee wa ata 'jammalu ...hee fee hayaatee"

...Wear new clothes on Friday if ...ssible 11.When you take off your ...thes always start from the left side ...First say 'Bismillah' before you take ...your clothes.

Rules of Duaa

...lways ask and pray to Allah for help ...ead Darood Shareef before and after ...aa 3.Do Duaa humbly 4.Always ...uaa" after worship 5.Do Duaa more ...n on religious holy days and nights ...lways praise Allah before Duaa ...erform Duaa as a way of thanking ...ah when you get happiness 8.Do ...aa calmly when you have any ...blem or sadness 9.Duaa is a very ...d habit and one you should adopt it ...Men hold out their hands during ...aa and women hold up their hands ...e to their body 11.Ask Duaa for all ... Muslim community, not just for ...rself 12.Remember everyone both ...e and dead in your Duaa 13.Face the ...ection of the Qiblah when doing Duaa ...Be confident that the Duaa will be ...cepted 15.For acceptance of your ...aa always ensure your rizq (Food) is

marfat.com

Allah's Name

Mirror of Rules !!!

Written by: Allama Muhammad Dilshad Husain Qadri, Leeds UK

تحریر: صاحبزادہ دلشاد حسین قادری لیڈز UK

Entertaining Rules

1.Invite both poor and rich people 2.Accept an honest and good person's invitation 3.Always provide halal food at the party 4.Give presents at the party if possible 5.Always speak truth and avoid bad talk 6.Guests and hosts should eat together 7.Arrange separate spaces for men and women 8.Everyone should eat whilst sitting down 9.After the party, do a Duaa 10. Thank the guest with kind words of appreciation.

دعوت کے آداب

1۔ غریب اور امیر دونوں کو دعوت دو 2۔ نیک اور اچھے آدمی کی دعوت قبول کرو 3۔ ہمیشہ حلال خوراک کا بندوبست کرو 4۔ اگر ممکن ہو تو پارٹی میں کوئی تحفہ دو 5۔ ہمیشہ دعوت میں سچی حکایات کا تذکرہ کرو اور بری باتوں سے بچو 6۔ مہمان اور میزبان مل کر کھاؤ 7۔ مردوں اور عورتوں کا الگ الگ انتظام کرو 8۔ ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ بیٹھ کر کھائے 9۔ دعوت کے بعد دعا کرو 10۔ اچھے اور نرم الفاظ سے مہمانوں کا شکریہ ادا کرو۔

Rule of Dress

1.Always wear white clothes if possible
2. Men should wear men's clothes and women should wear women's clothes
3.Avoid clothes with pictures on them
4.Men and women should avoid wearing tight clothes 5.Put on right side of a garment before the left side 6.Always put shalwars and trousers on while sitting down 7.Shalwars and trousers

لباس کے آداب

1۔ اگر ممکن ہو تو ہمیشہ سفید لباس پہنو 2۔ مرد مردانہ اور عورتیں، زنانہ لباس پہنیں 3۔ تصویر والے کپڑے نہ پہنیں 4۔ مردوں اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ تنگ لباس نہ پہنیں 5۔ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سے لباس پہنیں 6۔ پتلون یا شلوار ہمیشہ بیٹھ کر پہنیں 7۔ پتلون یا شلوار کو

marfat.com

خبرنامہ

ام رسول کی قبر مبارک کی بحالی، آثار رسول کے تحفظ اور حرمین شریفین میں فرقہ وارانہ تبلیغ کے انسداد کیلئے امت مسلمہ کردار ادا کرے

عرس بدعت نہیں بلکہ زیارت قبور، دعاء خیر، ایصال ثواب، ذکر وفکر، تبلیغ دین، اصلاح وارشاد، اور کھانا کھلانے جیسی سنتوں کا مجموعہ ہے

پیشوائے اہل سنت حضرت پیر محمد افضل قادری نے جامع مسجد آرام باغ کراچی میں خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ حرمین شریفین میں فرقہ ورانہ تبلیغ ولٹریچر کے انسداد کیلئے سعودی حکومت پر دباؤ ڈالیں اور 8 نومبر کو دنیا بھر میں ''یوم سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا'' منا کر محبت نبوی کا مظاہرہ کریں اور سعودی حکومت سے قبر ام رسول اور آثار رسول کی بحالی کا پرزور مطالبہ کریں۔ صبور شریف اور للہ شریف میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مضبوط دلائل سے ثابت کیا کہ اعراس بزرگان منانا شریعت اسلامیہ کے عین مطابق ہے اور قسم قسم کی برکات کے حصول کا ذریعہ ہے البتہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مزارات اولیاء پر میلے اور غیر شرعی رسوم بند کرائیں۔

مسلمانوں کی فکری وعملی تربیت کیلئے باعمل علماء، اور درس نظامی کے ماہر اساتذہ کی شدید کمی پوری کرنے کیلئے علماء، مشائخ اور مخیرین قربانی دیں

دہشت گردی دیوبندی اور شیعہ کر رہے ہیں، سواد اعظم اہلسنت وجماعت پرامن ہیں، لہذا پابندیاں دیوبندیوں، وہابیوں اور شیعہ فرقہ پر لگائی جا

اہل سنت وجماعت متحد ومنظم نہ ہوئے تو پاکستان وہابی سٹیٹ بن کر یہود ونصاریٰ کی کالونی بن جائے

اسلامیان پاکستان عریانی فحاشی کے خاتمہ کے لئے حکومت پر زبردست دباؤ ڈالیں۔ حکومت 27 رمضان کو نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا اعلان کرے

آرام باغ کراچی، للہ شریف پنڈ دادن خان جہلم، گوجرانوالہ، بھلوال سرگودھا، صبور شریف، منڈی بہاؤالدین، کھاریاں، جلالپور جٹاں، گڑھی احمد آباد، گجرات اور دیگر مقامات پر پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت کے خطابات

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد نواز کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ختم قل میں مشائخ وعلماء کے جم غفیر سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا: مساجد اور مدارس میں باعمل اور محنتی علماء اور ماہر اساتذہ نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی صحیح علمی وعملی تربیت نہیں ہو رہی۔ لہذا علماء مشائخ اور عام دیگر مسلمان اپنے کم از کم ایک بچے کو ماہر مدرس بنائیں اور مخیرین حضرات ایک ایک غریب بچے کو اپنا متبنّٰی بنا کر اسے مدرس بنائیں اور اس کے تمام اخراجات اپنے ذمہ لیں۔ بھلوال میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیالکوٹ اور ملتان میں دھماکے یہ سب کچھ دیوبندی اور شیعہ کرا رہے ہیں، اس دہشت گردی کو سنی شیعہ فساد کہنے سے حکومت اور صحافی اجتناب کریں، اور حکومت اہل سنت کی محافل پر پابندی لگانے کی بجائے صرف فسادی فرقوں اور فحاشی کے پروگراموں پر پابندی لگائے۔ مرکزی جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ حاجی فضل کریم سے نیک آباد میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا: اہل سنت وجماعت کے قائدین اپنی سیاسی اور مفاداتی وابستگیوں کو چھوڑ کر نظام مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ وفاداری کی بنیاد پر متحد ومنظم ہو جائیں اور اگر خدانخواستہ اہل سنت کے رہنماؤں نے اتحاد اور نظام مصطفیٰ کیلئے قربانی نہ دی تو وطن عزیز وہابی سٹیٹ بن کر یہود ونصاریٰ کی کالونی بن جائے گا۔

دیگر پروگراموں کے علاوہ گجرات میں الحاج مہر محمد افضل کے ختم قل کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ملک میں حکومت کی سرپرستی میں بڑھتی ہوئی عریانی وفحاشی پر گہری تشویش کا اظہار کیا، اور مسلمانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ بے حیائی کے خلاف جہاد کریں۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ 27 رمضان المبارک کو نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا اعلان کرے۔

marfat.com

باسم القادر

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ !!!

جامعہ قادریہ عالمیہ

نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

مختصر تعارف وکارکردگی رپورٹ

...... اس سال جامعہ قادریہ عالمیہ اور شریعت کالج طالبات میں مسافر طلبہ وطالبات کی تعداد 625 ہے، جن کے لئے فری
م ،فری خوراک ،اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔

...... طلبہ وطالبات کے شعبوں میں مکمل درس نظامی مساوی ایم اے عربی واسلامیات ،شعبہ حفظ قرآن ،شعبہ تجوید وقرآت
ابت وغیرہ کے علاوہ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

...... فارغ التحصیل فضلاء وفاضلات دنیا بھر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

...... دیگر عملہ کے علاوہ 15 اساتذہ طلبہ کو اور 25 معلمات طالبات کو پڑھا رہی ہیں۔

...... گزشتہ تعلیمی سال میں مختلف شعبہ جات سے فارغ التحصیل طلبہ وطالبات کی تعداد 357 ہے، جب کہ اس سال
ردگی مزید بہتر ہے۔

...... ”جامعہ قادریہ عالمیہ“ و”شریعت کالج طالبات“ کی زیر سرپرستی اندرون ملک وبیرون ملک 200 سے زائد ذیلی
س دین کی شمع روشن کر رہی ہیں۔

...... انٹرنیٹ www.ahlesunnat.info پر دنیا بھر سے آنے والے اور دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے
جوابات وفتاویٰ کا انتظام موجود ہے۔

...... سال رواں میں تعلیم ،خوراک اور رہائش کے اخراجات 40 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ 15 لاکھ روپے تعمیرات
چ کئے گئے ہیں۔

علم دوست اور مخیرین حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس عظیم دینی خدمت وصدقہ جاریہ میں زکوٰۃ ،عطیات ،اور صدقات
ذریعے دل کھول کر تعاون کریں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری
مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات

بینک اکاؤنٹ نمبر 2-8090
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri
Monthly
Awaz-e- Ahlesunnat
Gujrat, Pakistan
URL: www.ahlesunnat.info E-mail: monthly@ahlesunnat.info Ph: (0092- 53)521401-2 Fax: 511855

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والدۂ رسول حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک کی مسماری
حرمین شریفین میں آثار نبوی و آثار آل و اصحاب کی مسماری، اور فرقہ وارانہ تبلیغ کے خلاف

دنیا بھر میں سالانہ

یوم سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

8 نومبر 1425ء بروز سوموار
بمطابق 24 رمضان المبارک

اندرون و بیرون ملک ہر جگہ "سیدہ آمنہ سیمنار اور کانفرنسیں" ہوں گی
عالمی تنظیم اہل سنت کے زیر اہتمام مرکزی "سیدہ آمنہ سیمنار" راولپنڈی میں ہوگا
سعودی سفارت خانہ اور اسلامی ممالک کے سفارتخانوں میں یادداشت پیش کی جائے گی

053-521401-02 Fax: 511855
E-mail: atas@ahlesunnat.info
URL. Www.ahlesunnat.info

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت

باسم القادر

اعلان داخلہ

تعلیم، طعام اور رہائش فری !!!

جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد شریف گجرات میں طلبہ کیلئے 8 سالہ جدید درس نظامی مساوی ایم اے عربی و اسلامیات اور دو سالہ قاری خطیب کورس کیلئے داخلہ دم حال سے 15 شوال 1425ھ تک جاری ہے۔

طلبہ اور طالبات کے شعبوں میں جدید ترین کمپیوٹرز کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے

نوٹ: شریعت کالج طالبات میں داخلہ ہر سال جون جولائی میں ہوتا ہے۔ البتہ ذیلی شاخ "جامعہ اہل سنت خواتین" محلہ سردار پورہ گلی: 2 گجرات میں تمام شعبہ جات کیلئے مقامی طالبات کا داخلہ جاری ہے۔
جامعہ کی ذیلی شاخ "جامعہ سیدنا علی" کچہری چوک گجرات میں بھی "قاری خطیب کورس" کا داخلہ جاری ہے۔

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات
نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

marfat.com